بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

صدائے صادق ٹریکٹ سیریز

ٹریکٹ ۲ - اپیل

۵ - مارچ سنہ ۱۹۱۴ء

ملنے کا پتہ :- میاں معراج الدین عمر - بیرون دہلی دروازہ - لنڈا بازار - نولکھا - لاہور

قیمت فی نسخہ ۱ر　　تعداد اشاعت ۱۵۰۰

تمہید

صادق ٹریکٹ سیریز کا یہ دوسرا نمبر ہے ناظرین ہے میں نے تو چاہا تھا کہ اس سلسلہ رسالجات کا نام بدر ٹریکٹ سیریز ہی ہوتا۔ مگر بدظنی اور شبہات کی طرف جلد دوڑنے سے کسی کو بچانے کے واسطے پہلے رسالے کا نام ایک خیرخواہ دوست نے میری عدم موجودگی میں پھر بدلوا دیا۔ اور خوب کیا۔ پہلے ٹریکٹ میں تو میرا ایک لیکچر تھا۔ اب دوسرے میں یہی مناسب سمجھا گیا کہ اس اپیل کا ترجمہ شائع کیا جائے جو کہ پروپرائٹر بدر پریس نے ضمانت مطبع بدر کے متعلق انگریزی میں چھاپ کر بوساطت صاحب ضلع بخدمت صاحب لفٹنٹ گورنر بہادر بھیجی ہے۔ اس اپیل کو لیکر صدر انجمن کے سکرٹری صاحب اسسٹنٹ سکرٹری - لاہور کی انجمن احمدیہ کے نائب پریزیڈنٹ اڈیٹر بدر و پروپرائیٹر بدر صاحب ضلع کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے اور امید ہے کہ لارڈ صاحب کی خدمتمیں پہنچ گئی ہوگی ناظرین کو اس کے پڑھنے سے معلوم ہو جائیگا کہ بدر پریس کس قدر بے گناہ ہی کیجا لتیں ہے اور اس سے ضمانت طلب کرنا صرف کسی غلط فہمی کا نتیجہ معلوم ہوتا ہے اس اثنا میں ہمارے معزز اور پیارے دوست ہر طرف سے اخبار کیواسطے

مالی امداد کیلئے بھی تیاری ظاہر کر رہے ہیں اور اکثر احباب نے چندہ بھی بھیجا ہے جنکو رسیدیں بذریعہ خطوط کے دیگئی ہیں۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء اور ہمدردی کے خطوط چاروں طرف سے آرہے ہیں۔ عطاء کنندوں کی فہرست آیندہ کسی موقعہ پر انشاء اللہ درج اخبار بھی شکریہ کے ساتھ کیجائیگی۔ وعدوں میں سے دو وعدے بالخصوص قابل ذکر ہیں ایک حضرت خواجہ صاحب کا جنہوں نے لنڈن سے ایک رقم بھیجنے کا وعدہ فرمایا ہے، اور وہ رقم امید ہے کہ آجکل یہاں پہنچ جائیگی۔ دوسرے بابو قاسم علی صاحب اسٹیشن ماسٹر غازی گھاٹ۔ جنہوں نے ایک معقول رقم امداد کا وعدہ فرمایا ہے اللہ تعالیٰ ان سب خیرخواہوں اور محبوں کے اموال میں برکات نازل کرے ٹریکٹ اول کے بعد ٹریکٹ دوم بہت جلد شائع کرنے کا ارادہ تھا مگر کچھ ضمانت کے متعلق اپیل کی طیاری کی مصروفیت اور کچھ حضرت خلیفۃ المسیح کی علالت طبع کی تشویش نے اس کی اشاعت میں التوار ڈالدیا حضرت صاحب کی طبیعت پہلے تو بہت ہی کمزور ہو گئی تھی مگر اب نسبت سابق افاقہ ہے پھر بھی کسی کسی وقت بخار ہو جاتا ہے کھانسی بھی اٹھتی رہتی ہے۔ ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب اور ڈاکٹر الٰہی بخش صاحب اور ڈاکٹر عبداللہ صاحب تو ایسے ثواب کے موقعوں سے بہرہ یاب

ہونے کے واسطے قادیان میں ہی آبسے ہیں اور حضرت کی خدمتمیں مصروف رہتے ہیں لیکن حضور کی اس بیماری میں ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب نے بھی گویا اسی جگہ قیام کر لیا ہے رات دن خدمت میں مصروف ہیں اپنے ہاتھ سے حضرت کو کھانا کھلاتے ہیں ڈاکٹر محمد حسین شاہ صاحب بھی جہاں تک انکو ملازمت سے فرصت ملسکتی ہے برابر آتے رہتے ہیں اور حکیم محمد حسین صاحب مرہم عیسےٰ بھی بہت خدمت کرتے ہیں۔ دور و نزدیک کے احباب آتے رہتے ہیں شیخ رحمت اللہ اور میاں چراغ الدین صاحبان کئی دفعہ تشریف لا چکے ہیں۔ اگر ایسا کرنا ممکن ہوتا تو حضور کے بہت سے دلداد اپنی جانیں اس غرض کیواسطے قربان کر دیتے کہ حضور کو بیماری کی تکلیف نہ ہوتی کئی ایک خادم راتوں جاگتے رہتے ہیں بالخصوص پروفیسر عبداللہ صاحب تو کئی کئی شب نہیں سوئے جس وقت دیکھو کمر باندھے خدمت میں مصروف ہیں کئی ایک نے یہ خواہش ظاہر کی ہے اور دعائیں کی ہیں کہ انکی عمر کا ایک حصہ حضرت کو دیدیا جائے۔ مگر خدا کے خزانے میں کوئی کمی نہیں کہ وہ ایک کی عمر بڑھانے کے لئے دوسرے کی گھٹائے وہ سب کی عمر بڑھا سکتا ہے اور بڑھاتا ہے یہ تو کچھ مسیحی صاحبان کا ہی مسئلہ ہے کہ جب تک خدا نے بیٹے کو مار نہ لیا وہ گنہگار کے گناہ کو بخش نہ سکا ہم تو اس خدا کے قائل ہیں جو ہمیں بخشش کرنے

یہ ۲۵ فروری کا لکھا ہوا ہے۔ آج ۴ مارچ کو پھر حالت کمزور ہے

(مطبوعہ اللہ بخش پریس قادیان)

نوٹس از جناب نواب لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر پنجاب

نقل نوٹس

زیر دفعہ ۳ ضمن ۲۔ انڈین پریس ایکٹ سنہ ۱۹۱۰ء

بخدمت شیخ معراج الدین صاحب مالک بدر پریس قادیان ضلع گورداسپور

چونکہ پنجاب گورنمنٹ کو یہ بات ظاہر ہوئی ہے۔ کہ آپ کا بدر پریس قادیان ضلع گورداسپور جس کے متعلق ۵ اپریل سنہ ۱۹۰۵ء کو صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ضلع گورداسپور کے سامنے زیر دفعہ ۴ پریس اینڈ رجسٹریشن آف بکس ایکٹ نمبر ۲۵ سنہ ۱۸۶۷ء ڈکلریشن دیا گیا تھا۔ اُس غرض کے لیے استعمال کیا گیا ہے۔ جس کی تشریح انڈین پریس ایکٹ کی دفعہ ۴ (۱) (ای) میں درج ہے۔ یعنے مضمون ولادت مسیح کے چھاپنے کے لیے جو اخبار بدر قادیان کی اشاعت مورخہ ۳۱۔ اکتوبر سنہ ۱۹۱۳ء میں شائع ہوا۔ اور جس میں ایسے الفاظ موجود ہیں۔ جن میں حضرت شہنشاہ کی برٹش ہندی رعایا کے ایک گروہ یعنے عیسائیوں میں بغض پھیلانے کا میلان ہے

لہذا

حسب منشائے دفعہ ۳ ضمن ۲۔ انڈین پریس ایکٹ سنہ ۱۹۱۰ء آپ سے تقاضا کیا جاتا ہے۔ کہ صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ضلع گورداسپور کے پاس اس نوٹس کے موصول ہونے سے سات دنوں کے اندر ضمانت بقدر تین ہزار روپیہ نقدیا اس کے مساوی گورنمنٹ آف انڈیا کی سکیوریٹیز داخل کریں۔

(مورخہ لاہور۔ ۲۷۔ نومبر سنہ ۱۹۱۳ء) بحکم نواب لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر صوبہ پنجاب

دستخط

دستخط سی۔ اے بیرن صاحب چیف سکرٹری
گورنمنٹ پنجاب

خلاصہ ترجمہ انگریزی جو گورنمنٹ کے مترجموں نے کیا۔ اور اس کی نقل صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ضلع گورداسپور نے حسب ضابطہ عطاء کی۔ اُسکا ذیل میں اُردو ترجمہ لکھا جاتا ہے

نقل انتخاب ترجمہ مضمون مطبوعہ اخبار بدر قادیان

ولادت مسیح

اخبار بدر قادیان کی اشاعت مورخہ ۳۰۔ اکتوبر سنہ ۱۹۱۳ء میں ایک لیڈر بعنوان "ولادت مسیح" چھپا ہے جس میں لکھا ہے کہ مسیح کی ولادت کے کئی پہلو ہیں۔ اور اُن میں ایک وُہ ہے جس پر عیسائیوں کا ایمان ہے۔ اُن کا یہ دعوےٰ ہے کہ مسیح کی فوقیت جس میں اُس کے ساتھ کوئی دُوسرا شریک نہیں۔ اِس بات پر منحصر ہے۔ کہ وُہ کنواری (والدہ) سے جنا تھا۔ اور کہ وُہ گناہ کی اُس آلائش سے پاک تھا جو کہ بنی آدم کو ابتدائے آفرینش دُنیا سے آدم سے ورثہ میں ملا ہُوا ہے۔ اِس اخبار نے بیان کیا ہے۔ کہ یہ اعتقاد غلط ہے۔ اور کہتا ہے کہ گناہ پیدائش کا نتیجہ نہیں بلکہ انسان کے اپنے افعال کا نتیجہ ہیں اور یہ کہ سب سے پہلا گناہ حوا نے کیا تھا۔ نہ کہ آدم نے۔

یُوں لکھ کر آگے چل کر وُہ لکھتا ہے کہ مرد کی نسبت عورت زیادہ تر گناہ کا ذریعہ ہے۔ اور وُہ شخص جو مرد کا حصہ لیے بغیر صرف عورت ہی سے پیدا ہوا ہے وہ (زیادہ) گنہگار ہو سکتا ہے۔ اِس بات میں کوئی شبہ نہیں کہ جو کوئی اکیلے مرد یا اکیلی عورت سے ایک دوسرے کی شرکت کے بغیر پیدا ہو۔ وُہ مکمل آدمی نہیں ہو سکتا۔ اور شاید یہی سبب تھا۔ کہ جیسا کہا جاتا ہے مسیح نے عمر بھر اپنی شادی نہ کی۔ بدر کہتا ہے کہ ہر حال میں مسیح کا کنواری سے (لفظی ترجمہ بے باپ) پیدا ہونا اُس کی افضلیت کا ثبوت نہیں ہو سکتا۔ اِس میں شک نہیں کہ اِس واقعہ سے یہ مُستنبط ہوتا ہے کہ یہُودیوں میں کوئی مرد ایسا نہ تھا۔ جو اپنے آپ کو نبی آخر الزمان (حضرت محمد مصطفےٰ کے ظہور) کی پیش خبری کرنے والے نبی کا باپ کہہ سکے۔

اور آگے چل کر یہ اخبار کہتا ہے کہ نیچریسٹ لوگوں کے نزدیک مسیح کی پیدایش قانون قدرت کے خلاف ہے۔ اِس پہلو پر ایک شخص حاجی حافظ محمد نامی نے اپنے ایک رسالہ "النجم" میں بہت مفصّل مضمون لکھا ہے۔ پھر اِس پرچے میں اُسی رسالے میں سے عبارتیں منتخب کر کے لکھی ہیں۔ جن میں حاجی مذکور کہتا ہے۔ کہ چونکہ کسی ذی رُوح کا نر اور مادہ کے جماع کے بغیر پیدا ہونا قانونِ قدرت کے خلاف ہے۔ اِس لیے معلوم ہوتا ہے اور یہ بات معقول بھی ہے اور قرآن کی چند آیات بھی حوالہ میں لکھی ہیں کہ مریم کنواری میں نر اور مادہ دونوں کی قوتیں مجتمع تھیں۔ اور وُہ * خنثہ تھی۔ اور یہ کہ اُس کو حمل اِس طرح سے ہوُا۔ کہ وُہ اپنے جوانی کے جوش میں شہوت سے مغلوب ہو گئی اور اپنے مردانہ آلہ تناسل کو حرکت میں لائی۔ اور معمولی جماع کو جو حمل کے لیے ضروری ہوتا ہے مکمل کیا

*۔ نوٹ۔ یہاں انگریزی لفظ ہرمی افروڈائیٹی ہے

نقل مُطابق اصل

(دستخط ہیڈ کلرک)

دفتر ڈپٹی کمشنر صاحب ضلع گورداسپور

مورخہ ۵۔ جنوری سنہ ۱۹۱۴ء

باختیار زیر دفعہ ۷۶۔ ایکٹ نمبر ۱ سنہ ۱۸۷۲ء

یادداشت سائل برائے مُلاحظہ ناظرین۔ اصل مضمون اُردو کے جن فقروں کا انگریزی میں ترجمہ جو کسی نے گورنمنٹ میں دیا تھا۔ اور جس پر گورنمنٹ نے بدر پریس سے ضمانت طلب کی تھی وُہ اکثر غلط تھا۔ یہ اُردو ترجمہ اُسی انگریزی کا ترجمہ ہے خاص کر حضرت مریمؑ کے متعلق الفاظ انگریزی ترجمہ کرنے والے نے اپنے پاس سے ہی ڈال دیے ہیں۔ چنانچہ بعضے ایسے الفاظ کو موٹا لکھ دیا گیا ہے۔

مترجم

(ترجمہ درخواست متعلّق ضمانت بدر پریس قادیان)

بحضور جناب نواب لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر صوبہ پنجاب و متعلّقات (لاہور)

حضور والا جاہ۔

کمترین بندگان والاحضور کی خدمت عالیہ میں نہایت مؤدبانہ طور پر حسب ذیل گذارش کرتا ہے۔

۱۔ یہ کہ حضور والا کا نوٹس زیر دفعہ ۳ ضمن ۲ انڈین پریس ایکٹ ۱۹۱۰ء شرف صدور لایا جس میں مطالبہ فرمایا گیا ہے کہ کمترین مطبع بدر قادیان کے متعلق تین ہزار روپیہ کی رقم بطور ضمانت صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ گورداسپور کی خدمت میں اس لیئے جمع کرادے کہ اس میں ایک مضمون جو اخبار بدر قادیان مورخہ ۳۰۔ اکتوبر ۱۹۱۳ء میں درج ہے۔ طبع کیا گیا تھا۔ جسکی نسبت یہ سمجھا گیا ہے کہ گویا وہ مضمون حضرت شہنشاہ قیصر ہند کی عیسائی رعیت برٹش انڈیا کو منافرت میں لانے کا موجب ہے۔

۲۔ یہ کہ کمترین کا تعلّق اسلام کے فرقہ احمدیّہ سے ہے۔ اور یہ مسلم ہے کہ اسلام بُت پرستی اور ہر قسم کے فساد اور بغاوت کے بالکل مخالف ہے اور اس کی بنیاد ہی امن اور بُردباری اور صلحکاری اور ادیان کے قوانین راسخہ پر واقعہ ہے۔ جن کی عزّت کرنا اس کے مسلمات میں داخل ہے۔ اون کے معاملے کو علیحدہ رکھ کر بھی قرآن کریم کی ساتویں سُورہ کی انیسویں آیت لا تسبوا الذین یدعون من دون اللّٰہ کے حکم سے مومنوں کو تاکید سے ارشاد فرماتا ہے کہ بُت پرستوں کے غیر اللہ معبودوں (بُتوں) کے حق میں بھی بے ادبی کے الفاظ ہرگز کبھی استعمال نہ کریں۔ قرآن کریم مومنوں پر خصوصیّت کے ساتھ یہ امر فرض کرتا ہے کہ غیر مذاہب کے بزرگوں اور ہادیوں کے حق میں ہمیشہ مؤدّب رہیں۔ اور اون کی عزت کو ملحوظ رکھیں۔ جن حقایق پر مسلمان ایمان رکھتا ہے۔ اور جو دوسرے لوگوں کو ماننے کے لیئے پیش کرتا ہے وُہ نہایت مستقیم مکمّل اور مضبوط ہیں اور انہی کی روشنی میں وہ نوع انسان کی بہبودی کی خدمات کو بلالحاظ مذہب وملّت ادا کرنا اپنا فرض سمجھتا ہے۔

۳۔ یہ کہ جس خاص سلسلہ اسلام کے ساتھ کمترین کا تعلّق ہے وُہ خُونی مہدی کے عقیدے کے سخت مخالف ہے۔ اور قریباً ¼ صدی سے جہاد کی مروّجہ غلط فہمی کے برخلاف نہ صرف پُورے استقلال اور زور سے تلقین ہی کرتا رہا ہے۔ بلکہ دولت برطانیہ کی حکومت ہندوستان کے ساتھ سچی وفاداری اور مخلصانہ جان نثاری کی تعلیم کو بحیثیت ایک مذہبی مسئلہ کے نہایت مضبوطی کے ساتھ لوگوں کے دلوں میں جانشین کیا اور کرتا ہے۔ حضرت تقدس مآب میرزا غلام احمدؐ صاحب رحمۃ اللہ علیہ بانیٔ سلسلہ احمدیّہ اور اون کے موجودہ خلیفہ اپنے تمام متبعین کو نہ صرف حُکّام کے خلاف غدّارانہ تحریکوں اور فتنوں سے علیحدہ رہنے کی ہمیشہ تاکید ہی کرتے رہے ہیں بلکہ وہ ہمیشہ نہایت شدّت کے ساتھ اس قسم کی تمام سازشوں اور تحریکوں کی تردید کرتے رہے ہیں اور یہ تعلیم شائع کرتے رہے ہیں کہ ایسی باتوں میں شامل ہونا اسلام کی تعلیم کے صریح مخالف اور معارض ہے۔ وہ ہمیشہ ایسی سازشوں کو دبانے میں کامیابی سے خدمت کرتے رہے ہیں۔ اون کی مقدس تعلیم کی تعمیل میں اس سلسلہ کا ہر ایک متنفّس نہایت احتیاط کے ساتھ ہر ایک ایسی سازش اور شورش پیدا ہونے کے موقعہ پر حدود قانون کے اندر رہا ہے۔ اور سخت سے سخت تکلیفیں اُٹھاکر اور ہر قسم کی مخالفت اور مشکلات کا مقابلہ بھی کر کے ایسی تکالیف اور شورشوں میں حکام کی مدد کرنا اور امن قائم رکھنے میں کوشش کرنا اپنا دینی فرض سمجھتا ہے۔

۴۔ یہ کہ اس بندۂ کمترین نے قریباً گیارہ سال گذشتہ سے ایک اخبار جس کا نام بدر ہے جاری کیا ہوا ہے۔ جس میں اسلامی مسائل عام طور پر اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مسائل مختصہ خاص طور پر شائع ہوتے رہتے ہیں۔ اور جس کو پبلک میں وسیع احمدی جماعت کا وکیل اور آرگن اور اس ملک میں گورنمنٹ انگریزی کا وفادار حامی تسلیم کیا جاتا ہے۔ اور جو ایک مطبع مسمی بہ بدر پریس قادیان ضلع گورداسپور میں چھپتا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ اخبار بدر کے ساتھ تمام ممبران جماعت احمدیّہ کو جو ہندوستان۔ انگلستان۔ آسٹریلیا۔ عرب۔ افغانستان اور دیگر ممالک غیر میں پھیلے ہوئے ہیں۔ مخلصانہ دلی ہمدردی اور عزت کا تعلّق ہے اپنی عمر کے گذشتہ گیارہ سالوں میں اخبار بدر نے گورنمنٹ اور پبلک کی نہایت بیش قیمت خدمات کرنے میں کامیابی کی عزت حاصل کی ہے۔ اسلامی تعلیم کی اتباع میں اس نے نہایت جان نثاری سے خُونی مہدی کے غلط عقیدے کو قلع قمع کرنے کی خدمت کو سرانجام دیا ہے۔ اور اس ظالمانہ خونریزی کے عقیدے کو جسے غلطی سے جہاد اور غزا سے موسوم کرتے ہیں۔ اکثر مسلمانوں کے دلوں سے بالکل محو کر دیا ہے۔ ہر ایک بے چینی اور شورش کے پھوٹنے کے موقعہ پر یہ اخبار گورنمنٹ عالیہ کا ایک مخلص خیرخواہ طرفدار خادم اور دوست ہونے کا عملی ثبوت دیتا رہا ہے۔

۵ یہ کہ سائل حضور والا کی خدمت عالیہ میں یہ امر پیش کرنے کی اجازت چاہتا ہے کہ مسلمان اپنی زندگی مذہب میں پاتا ہے اور سائل اور اس کے تمام برادران سلسلہ اس مذہبی آزادی کی نہایت شکرگذاری کے ساتھ قدر کرتے ہیں۔ جو برٹش گورنمنٹ نے اس ملک میں عطا کر رکھی ہے۔ اور جو انہیں یقین ہے کہ دوسری جگہ میسّر نہیں اس لیئے گورنمنٹ

کے اس خاص فیض کے لئے وہ سب کے سب دل سے ممنونِ احسان ہیں۔

۶۔ یہ کہ سائل نہایت انکسار کے ساتھ حضور والا کو یقین دلاتا ہے کہ اخبار بدر پولٹیکل مضامین پر مباحث لکھنے سے ہمیشہ محترز رہتا ہے۔ اور جو کچھ تھوڑی بہت مذہبی تحریرات اس میں شائع ہوتی رہتی ہیں۔ اُن میں بھی اعلےٰ درجہ کے اعتدال کو ہمیشہ ملحوظ رکھتا ہے اکثر طور پر تو اس اخبار میں قرآن کریم کی تفسیر اور اسلامی مسائل کی تشریح ہی چھپتی ہے بدر کے لہجہ اور طرزِ بیان کو عیسائیوں کے پریس کی طرزِ بیان اور تحریرات کے لہجے سے اگر مقابلہ کیا جاوے۔ تو اس میں نہایت اعلےٰ درجہ کا ایک خاص اعتدال بیّن طور پر ثابت ہوتا ہے۔ اور اس سے وہ خاص آزادی جو گورنمنٹ برطانیہ کے ماتحت مذہبی مباحثات کیلئے حاصل ہے بشکر گذاری یاد آجاتی ہے۔ اور سائل نہایت زور کے ساتھ عرض کرنے کی جرأت کرتا ہے کہ یہ ایسا اعتدال ہے کہ جس کے باہر سائل قدم نہیں رکھ سکتا تھا۔ کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو اس مذہبی مباحثات کی آزادی اور دینی تبلیغ کے حقوق کھو بیٹھتا۔ جس کو تمام مسلمان باشندگان قلمرو برٹش انڈیا اگر سب سے زیادہ قیمتی نہیں تو ایک نہایت گرانقدر برکت حکومت برطانیہ جانتے اور سمجھتے ہیں۔ ایسی ہر طرح کی احتیاط کو کام لانے کے باوجود جن کی حدود سے کسی اخبار نویس کے لئے تجاوز کرنا ناممکن ہے۔ سائل کو یہ نوٹس بھیجا گیا ہے جس میں سائل سے تین ہزار روپیہ کی بڑی بھاری رقم بدر پریس قادیان کی ضمانت داخل کرنے کا اس لئے تقاضا کیا گیا ہے کہ اس میں اخبار بدر کی اشاعت مورخہ ۳۰۔ اکتوبر ۱۹۱۳ء کا مضمون بعنوان ولادتِ مسیح چھپا تھا ؀

۷۔ یہ کہ نقل انتخاب ترجمہ مضمون مذکورہ بالا تو سائل کو ملگئی ہے۔ لیکن اس میں اُن خاص الفاظ کو سائل معلوم کرنے سے قاصر ہے۔ جن کی نسبت یہ خیال کر لیا گیا ہے کہ وہ حضور ملک معظم کی عیسائی رعایا میں تباغض اور تنافر پھیلانے کا موجب ہیں اس لئے طوعاً و کرہاً حضور کی خدمت عالیہ میں وہ تمام امور جو ترجمہ مذکورہ میں پائے جاتے ہیں پیش کرتا ہے۔ اور عرض کرتا ہے کہ اگر ان امور میں سے کوئی ایک بھی کسی تحریر کو انڈین پریس ایکٹ کی دفعہ ۴ ضمن ۲ کے ماتحت لانے کے لئے کافی ہو سکتا ہے تو کوئی مذہبی تحریر خواہ وہ کسی قسم کی کیوں نہ ہو۔ پریس ایکٹ کی زد سے باہر نہیں کہی جا سکے گی ؀

۸۔ یہ کہ اس ترجمہ سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ جس مضمون کو حضور والا کی گورنمنٹ نے قابل اعتراض قرار دیا ہے۔ وہ دو حصوں میں منقسم ہے۔ یعنے اصل مضمون جو ایک رسالہ "النجم" مطبوعہ لکھنؤ کی اشاعت مارچ و اپریل ۱۹۱۲ء سے نقل کیا گیا تھا۔ اور بدر کے اپنے تمہیدی ریمارک ہیں ؀

۹۔ یہ کہ مضمون مذکورہ کا وہ حصہ جس میں بحث ہے۔ اور جس کی نسبت اس وجہ سے امکانی طور پر ایسا خیال کیا جا سکتا ہے کہ گویا اس میں ان لوگوں کو تباغض میں لانے کا میلان پایا جاتا ہے۔ جن کے مذہب کی یہ تردید کرتا ہے وہ صرف اس کی تمہید کا پہلا حصہ ہے۔ تمہید کے دوسرے حصے اور نیز اصل مضمون میں تو اس مسئلہ کو قرآن کریم اور حدیث شریف کی بنا پر اسلامی نقطۂ خیال سے درج کیا گیا ہے۔ سائل نہایت انکسار کے ساتھ گذارش کرتا ہے کہ اس حصے میں نہایت اعتدال کے ساتھ عیسائیوں کے اوس اعتقاد کے نامعقولیت ثابت کی گئی ہے۔ جس کے رو سے وہ یسوع مسیح کے بن باپ پیدا ہونے کی وجہ سے تمام انبیاء پر اوس کی افضلیت ظاہر کرتے ہیں۔ اس مضمون میں ایسا عقیدہ رکھنے والے عیسائیوں کو تباغض اور منافرت میں لانے کی کوئی کوشش ہرگز نہیں کیگئی ؀

۱۰۔ یہ کہ اگر کسی گروہ کے عقیدے کے معقول ہونے پر بحث کرنا قابل اعتراض قرار دیا جائے تو حضور کا عاجز سائل نہایت ادب سے یہ بات عرض کرنے کی جرأت کرتا ہے کہ اس کا یہ مطلب سمجھا جائیگا کہ گویا مذہبی آزادی کا دروازہ کم از کم حضور شہنشاہ قیصر ہند کی رعیت کے ایک خاص حصے کے لئے مسدود کر دیا گیا ہے۔ سائل یہ بھی عرض کرتا ہے کہ ایسے فقروں کے استعمال کرنے سے جن میں ایک دوسرے کے مذہبی عقائد کے متعلق یہ بحث ہو کہ فلاں عقیدہ غلط ہے۔ اور فلاں عقیدے سے فلاں قسم کے باطل نتائج پیدا ہو سکتے ہیں یہ نہیں قرار دیا جا سکتا کہ ان کا میلان دوسرے کو تباغض میں لانے کی طرف ہو رہا ہے کیونکہ اگر ایسا ہو جائے تو قانوناً کوئی انسان کسی دوسرے کے مذہبی عقیدے کے متعلق کوئی استفسار بھی نہیں کر سکیگا اور نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ مذہبی اشاعت اور مشنوں کا کام بالکل بند ہو جائیگا اصل قانون جو تعزیرات میں وضع کیا گیا ہے۔ اس نے مذہبی مباحثات کی وسعت کے لئے بہت معقول طور پر مستثنیات قائم کر دی ہوئی ہیں۔ اور موجودہ پریس ایکٹ میں اس بات کا ذکر موجود نہیں کہ مذہبی مباحثات کے لئے جو اصل قانون نافذ ہو چکا ہوا ہے اس نے اس میں کوئی ترمیم یا تنسیخ کر دی ہے جو ترمیمات اس میں واقعہ ہوئی ہیں وہ قطعی طور پر پولٹیکل پہلو کی ہیں۔ اور یہ امر نہایت وثوق کے ساتھ گذارش کیا جا سکتا ہے کہ جس شورش نے اس قانون کے وضع کرنے کی ضرورت پیدا کی تھی؟۔ اور مذہبی مباحثات کا تو یہ حال ہے کہ باوجود اس پوری مذہبی آزادی سے فائدہ اٹھانے کے جو اصل قانون میں اور حضور ملکہ معظمہ کے اعلان میں دی گئی ہے۔ گذشتہ تجربہ زور کے ساتھ ثابت کر رہا ہے کہ انکی وجہ سے کبھی کوئی ایسی شورش ملک میں پیدا نہیں ہوئی جس سے ایسے قانون کے وضع کرنے کی تھوڑی سی ضرورت بھی کبھی محسوس ہوئی ہو۔ اور یہ عیاں بات ہے کہ اس قانون کے وضع کرنے سے یہ بات کبھی مدنظر نہیں رکھی گئی تھی کہ اس کو مذہبی تحریرات پر بھی استعمال کیا جا سکیگا۔ کیونکہ یہ سمجھ لیا گیا تھا کہ ایسا کرنے سے پبلک ایک ایسے پُرامن حق سے محروم ہو جائے گی۔ جس کی ایشیائی لوگ ہر ایک چیز سے بڑھ کر عزیز رکھتے ہیں ؀

۱۱۔ یہ کہ جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا ہے۔ مضمون زیر بحث کے تمہیدی حصے پر بھی غور کی جائے۔ تو اس میں پہلے تو عیسائی عقیدے کا ان الفاظ میں ذکر کیا گیا ہے۔ "اُن کا دعوےٰ ہے کہ بے باپ ہونا مسیح کی ایک خاص فضیلت ہے۔ جسمیں کوئی دوسرا شامل نہیں۔ اور چونکہ ابتداء سے آدم کے بیج میں ایک گناہ چلا آتا ہے۔ اس واسطے مسیح اس گناہ سے صاف رکھا گیا"۔ پھر اس کی اس طرح تردید کی گئی ہے۔ "لیکن ان کا یہ استدلال بالکل غلط ہے۔" اور اس کے لئے تین دلایل دیئے ہیں۔ جو اصل مضمون میں درج ہیں۔ اور چونکہ کمترین سائل کو یہ بات معلوم نہیں کہ وہ خاص الفاظ کونسے ہیں۔ جن کی نسبت یہ خیال کر لیا گیا ہے کہ گویا وہ عیسائی جماعت کو تباغض میں لانے کا موجب ہوئے ہیں اس لئے یہ تینوں دلایل سائل حضور کی خدمت میں غور کے لئے گذارش کر کے یہ بات ظاہر کرتا ہے کہ کسی طرح سے بھی ان کو مناظرہ کی حدود کی معقولیت سے تجاوز کرنے والا خیال نہیں کیا جا سکتا ؀

(الف) پہلی دلیل یہ دیگئی ہے کہ "کوئی شخص گنہگار یا بے گناہ اپنی ولادت کے سبب نہیں ٹھیرتا

بلکہ اپنے اعمال کی سمت سے - اگر ولادت انسان کو معصوم کرتی ہے تو پھر آدم علیہ السلام سب سے زیادہ معصوم تھا" اب کمترین سائل یہ التماس کرتا ہے کہ اس استدلال سے عیسائی صاحبان کو خواہ کیسا ہی اختلاف کیوں نہ ہو - لیکن یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اس میں کوئی بھی ایسا لفظ موجود ہے - جس سے کسی بعید سے بعید پہلو میں بھی اس کو عیسائیوں میں تباغض پیدا کرنے کا موجب کہا جا سکے - اس میں تو ایک عام مسئلہ کا ذکر ہے کہ آیا گناہ موروثی ہوتا ہے یا اعمال کا نتیجہ ہوتا ہے - اور اس میں اشارتاً یہ بات دکھائی گئی ہے کہ اگر جس طرح عیسائی صاحبان مانتے ہیں - گناہ پیدایش ہی میں ورثہ سے انسان میں آیا ہے اور اعمال کا نتیجہ نہیں ہے - تو حضرت آدم ع کا بالکل بے گناہ ہونا اس کا لازمی نتیجہ ہے کیونکہ اُسے نہ ماں سے اور نہ باپ سے گناہ ورثہ میں ملا تھا - گناہ خدا تعالے کے عمداً اور جان بوجھ کر خلاف ورزی کو کہا جاتا ہے - سائل نہایت وثوق کے ساتھ اس بات پر ایمان رکھتا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام بالکل پاک اور بے گناہ تھا - عمد اور عزم جو گناہ کی اعلیٰ ترین منطقی جزو لازمی ہے - وہ ممنوع پھل کھانے کے وقت حضرت آدم علیہ السلام میں نہ تھی - اس کو تو صرف عورت نے ورغلایا تھا - جو جان بوجھ کر اوس کو اُسی گناہ میں مُبتلا کرنے کی کوشش کرتی تھی - جس میں وہ اپنے آپ کو پھنسا چکی تھی - حضرت آدم علیہ السلام نے تو اپنی فرو گذاشت کو بڑھانے کی جرأت نہ کی تھی بلکہ جونہی کہ اس نے اپنے آپکو ایسے مزعومہ غلطی میں مُبتلا محسوس کیا تو اس نے فوراً ہی توبہ کر لی - اس سے اوس کی کامل بے گناہی قایم ہو گئی - لیکن بائیبل میں عورت کے توبہ کرنے کا ذکر نہیں - غرض اس طرح حضرت آدم علیہ السلام نہ کہ حوّا ہر قسم کے اشتباہ کے بغیر گناہ سے پاک تھا - اور جب عیسائی صاحبان اس کو بوقت پیدایش بے گناہ مانتے ہیں - اور نیز پیدایش سے لیکر ممنوع پھل کے کھانے تک کی زندگی میں اُس کی بے گناہی کے قائل ہیں - تو یہ امر کسی طرح بھی قرار نہیں دیا جا سکتا کہ اس کا گناہ اس کی اولاد میں بذریعہ خونی وراثت کے منتقل ہو سکتا ہے یہ نتیجہ عیسائیوں کی مسلمہ حکایت آدم و حوّا کا ہے - لیکن ہم مسلمان دونوں کو بے عیب اور بے گناہ مانتے ہیں - منتخب ترجمہ مضمون میں اگرچہ یہ حصّہ بھی شامل ہے لیکن سائل کو امید ہے کہ حضور والا نے اسے قابل اعتراض نہیں سمجھا ہو گا - اور اس کا اندراج صرف بوجہ اظہار تعلق کیا گیا ہو گا - کیونکہ اگر یہ حصّہ قابل اعتراض سمجھا جاتا تو اس کا نتیجہ یہ ہی سمجھا جاتا کہ اہم اور مغلق ترین مذہبی مسائل بھی مذہبی پرچوں میں درج نہیں کئے جا سکتے ؛

(ب) دوسری دلیل یہ دیگئی ہے کہ پہلا گناہ آدم نے نہ کیا تھا بلکہ اوس کی عورت نے کیا - اور آدم کو بھی پھل عورت نے کھلایا - پس زیادہ تر گناہ کا بیج عورت میں ہے - اور جو شخص صرف عورت سے ہو گا - اور مرد کا حصّہ اس میں نہ ہو گا اس میں گناہ کا میلان زیادہ ہو گا یہی وجہ ہے کہ بائبل میں ایوّب کی کتاب میں لکھا ہے کہ جو عورت کے پیٹ سے پیدا ہو وہ بے گناہ نہیں ٹھہر سکتا ؛

یہ کمترین حضور کی خدمت والا میں باادب گذارش کرتا ہے کہ یہ عبارت . عیسائی صاحبان کو پسند تو نہیں آئے گی - لیکن اگر مذہبی مباحثات کی آزادی کا دروازہ کھلا رہتا ہے - تو یہ کسی طرح سے قابل اعتراض قرار پانے کی مستوجب نہیں - عیسائی صاحبان جو ساری دنیا میں سے صرف یسوع مسیح کو بے گناہ کہتے ہیں - اور دوسرے تمام نبیوں کی نسبت جن میں ہمارے مُقدّس اور بے گناہ نبی حضرت سرور کائنات محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو بھی شامل کرتے ہیں - صرف ا[illegible] سے گنہگار کہتے رہتے ہیں کہ ان میں گناہ خلقاً اور [illegible] داخل ہے - اور اس قسم کی باتیں تمام تحریروں اور پرچوں میں اس کثرت سے دُہراتے رہتے ہیں کہ جن کا بیان کرنا بھی مشکل ہے - اگر ایسی باتیں کہہ کر بھی عیسائی صاحبان مذہبی آزادی کی معقولیت کے حدود سے تجاوز نہیں کرنے والے سمجھے جا سکتے تو مُسلمانوں کو عیسائیوں کے ایسے حملے کے جواب دینے سے کیوں روکا جاتا ہے جو اون کے مقدس ترین رسُول پر (صلے اللہ علیہ وسلم) جن کو وہ تمام مقدسوں کا سردار سمجھتے ہیں کئے جاتے ہیں - برطانوی انصاف کسی مسلمان کو اپنے نبی کو دوسرون کے نبی پر افضل بیان کرنے کی وجہ سے مُلزم قرار نہیں دے سکتا - جبکہ وہ اون لوگوں کو جو ایک انسان کو نہ صرف دوسرے انسان سے افضل بیان کرتے ہیں بلکہ اس کو خدائی کے مرتبے تک پہنچاتے ہیں قابل الزام قرار نہیں دیتا - اگر اخبار بدر کی تحریر عیسائیوں کو ناگوار گذری ہے تو عیسائیوں کی تحریرات جو رات دن شائع ہو رہی ہیں - مسلمانوں کو بدرجہا زیادہ ناگوار گزرتی ہیں مگر ان کی نسبت کبھی یہ خیال نہیں کیا گیا کہ ان سے حضور شہنشاہ معظم کی مسلمان رعایا کی دلشکنی ہوتی ہے اور ان میں تباغض اور منافرت پھیلتی ہے - بطور مثال اِس جگہ عرض کیا جاتا ہے کہ پادری تامس ہادل نے حال ہی میں ۱۹۱۳ء میں ایک رسالہ موسومہ اثبات کفارہ تین حصّوں میں لکھ کر مطبع نولکشور لاہور میں چھاپ کر شائع کیا ہے - اُس کے صرف پہلے ہی حصّہ میں حضرت سرور کائنات محمد مصطفےٰ (صلے اللہ علیہ وسلم) کے خلاف نہایت تحقیر خیز اور رنجیدہ کلمات لکھے ہیں - چنانچہ صفحہ ۳ پر لکھا ہے کہ :-

" اور اگر آریہ لوگ ہندو یا ہندی کہلانے سے شرمائیں - اور آپ بھی محمدی کہلانے سے شرمائیں تو شرمائیں کیونکہ آپ دونوں فریق کے پیشوا خطا کار اور عاجز انسان تھے "

اور صفحہ ۲۰ پر لکھا ہے :-

" اور وہ غیب دانی سے اغوائے شیطانی سے کیونکر نہ بچے - اور کوئی عمدہ تعلیم بھی اگلے انبیاء سے افضل تو کیا بلکہ ان کے برابر بھی نہ دی - اور اکثر شیطان اور جادو کے بھی مغلوب رہے تو پھر وہ کیونکر سچے نبی اور رسول اللہ ٹھہرے "

پھر صفحہ ۲۵ پر لکھا ہے :-

" تو بھی دل کی سیاہی جو گناہ کا تخم یا علقہ یا شیطان کا حصّہ تھا دُور نہ ہوئی (یعنے محمد صاحب سے) "

اب ایک چھوٹی سی کتاب جو حال ہی میں شائع کی گئی ہے - اور جس کے فقرات کی فہرست بھی شامل کیگئی ہے - اُس کے صرف ابتدائی ۲۵ صفحوں ہی کے مطالعہ سے پتہ لگ جاتا ہے کہ عیسائی لوگ مُسلمانوں کے مُقدّس رسُول صلے اللہ علیہ وسلم کے حق میں بدزبانی اور طیش میں لانے والی گستاخانہ تحریرات شائع کرتے ہیں - اپنی بدزبانی کی لغات میں کوئی توہین کرنے والی بدزبانی اور گالی انھوں نے باقی نہیں چھوڑی - جس کو اُٹھا کر انہون نے اوس افضل الرسل قدوسوں کے سردار محمد مصطفےٰ (صلے اللہ علیہ وسلم) ان کے اصحابیوں اور اہل و عیال رضی اللہ عنہم اجمعین پر نہ تھوپی ہوں - سائل نہایت ادب سے عرض کرتا ہے کہ اگر سائل کی حق رسی کے لئے حضور والا تھوڑے عرصہ کے لئے مُسلمان ہو کر ایک مسلمان کی حیثیت سے اس معاملہ پر غور فرما دیں تو حضور والا پر یہ امر واضح ہو جائے گا کہ بدر میں جو تحریر لکھی گئی

ہے وہ سلطنت حکومت اور عملداری میں نہایت ہی نرم اور منصف ہے۔ جو اپنی رعیت کے کسی فریق کو مذہبی آزادی کے حق سے محروم نہیں کرتی۔ اور جو رعیت کے تمام فریقوں کو خواہ وہ اس کے اپنے ہم مذہب ہوں یا نہ ہوں یکساں انصاف کی نظر سے دیکھتی اور ان کے حقوق میں عدل قایم رکھتی ہے اور سائل اس بات پر یقین رکھتا ہے کہ یہ کوئی رومن کیتھلک پراٹسٹنٹ۔ ہندو۔ سکھ یا بودھ سلطنت نہیں بلکہ ایک بڑی وسیع القلب غیر جانبدار گورنمنٹ ہے۔ جس کا سائل اور اس کے تمام برادران سلسلہ تہ دل سے مشکور ہیں ؛

(ج) تیسری دلیل جو مضمون مذکور میں دیکھی گئی ہے وہ یہ ہے۔

”صرف عورت سے پیدا ہونا انسانی حالت کی ایک ضعف اور کمزوری کا نشان ہے نہ کہ کمال کا۔ وہ کامل انسان نہیں ہو سکتا جو مرد اور عورت کے تعلق سے نہ ہو۔ اور صرف ایک سے ہو۔ اور ممکن ہے کہ اگر حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عمر بھر شادی نہ کی تو کسی ایسے ہی سبب سے ہوا۔“

سائل عرض کرتا ہے کہ عیسائیوں کے جس اصل عقیدے کی تردید یہاں مقصود ہے۔ یہ بیان بھی اوسی کے ایک اور نقص کی تشریح ہی کرتا ہے۔ سائل اِسبات کے واضح کرنے کی اجازت چاہتا ہے کہ اس جگہ لفظ کمال کا جو استعمال کیا گیا ہے اس سے مراد جسمانی نہیں بلکہ روحانی کمال ہے۔ کیونکہ یہاں بحث صرف روحانی کمال کے متعلق ہو رہی ہے۔ جسمانی کمال کا کوئی تذکرہ نہیں اور نہ ہی یہ سوال عام ہے۔ بلکہ یہ مسئلہ اسلام اور عیسائی دین کے بانیوں کی اوصاف کے متعلق ہے۔ اس میں شک نہیں کہ مندرجہ بالا چند اقتباسات کے دیکھنے سے حضور والا اس نتیجے پر پہنچ جائیں گے کہ جب ایک لکھنے والا کسی دوسرے کے مذہبی عقاید کی صحت کے متعلق بحث شروع کرتا ہے تو اس کو مجبوراً اون عقاید کے سکھلانے والے کی ذات کے متعلق بحث میں داخل ہونا پڑتا ہے لیکن چونکہ عیسائی بھی جب حضرت سرور کائنات محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ مبارک پر اسی طرح اعتراض کرنے لگتے ہیں تو وہ اون کے متعلق نہایت بے ادبی سے پرلے درجے کے غیر مہذب الفاظ اور سخت سے سخت گندی گالیاں استعمال کرتے ہیں مگر مسلمانوں کو نہایت نازک زمین پر قدم رکھنے پڑتے ہیں کیونکہ وہ مسیح علیہ السلام کو خدا کا ایک برگزیدہ رسول جانتے ہیں۔ اور عیسائیون کے مسائل پر اعتراض کرنے کے موقعہ پر بھی اسبات کو کبھی فراموش نہیں کر سکتے کہ ان کے مذہب کا بانی اُسی قدر عزت اور تکریم کا حقدار ہے۔ اسی لئے تو ایسے مسئلے پر بحث کرنے میں بھی جس کو اس وقت قابل اعتراض سمجھا گیا ہے۔ عیسیٰ مسیح کی جائز عزت اور تکریم کو نظر انداز نہیں کیا گیا۔ بلکہ جہاں کہیں اس کا نام آیا ہے وہیں اس کو حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام وغیرہ ایسے عزت کے کلمات سے یاد کیا ہے جو مسلمان اپنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق بولتے ہیں یہ ایک یقین دلانے والا ثبوت ہے کہ سائل نے اس بحث میں بھی کہ جس میں عیسائیوں کے اس مسئلہ کی تردید کی گئی ہے کہ جس میں انھوں نے ایک شخص کی خوبیوں اور افضلیت کو اس کی ولادت کے واقعہ پر مبنی کر دیا ہے۔ اور اس لئے سائل کو یسوع مسیح کی تحمیل کا مقابلہ کر کے اسبات کو ثابت کرنے کی ضرورت تھی کہ وہ اس کمال کے پائے کو نہیں پہنچ سکا تھا جس پر سائل کا سردار حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پہنچا ہوا تھا۔ تو ایسے مقابلے کے موقعہ پر بھی سائل نے یسوع مسیح کی تکریم و تعظیم کو فراموش نہیں کیا۔ جو اسبات سے بھی ثابت ہو سکتی ہے کہ اس نے کوئی ایسا گندہ اور ناپاک لفظ اس کے حق میں استعمال نہیں کیا جس قسم کا مسیحی مصنف ہمیشہ کرتے رہتے ہیں۔ جن کی لٹریچر نے ناپاک گندہ زبانی کی ابتدا کی ہے۔ لیکن جو اعلےٰ درجہ کا خاص تحمل۔ بردباری۔ اور فراخ حوصلگی اسلام کی تعلیم میں داخل ہے۔ اس نے مسلمانوں کو اسی قسم کی گندہ زبانی میں جواب دینے سے روک رکھا ہے۔ یہ سچی بات ہے کہ ان ریمارکوں میں جو بیانات درج ہیں ان کی صداقت یا عدم صداقت مختلف مذہبوں کے لوگوں کی نگاہوں میں مختلف خیالات سے دیکھے جائیں گے۔ یہ کمترین حضور والا کی خدمت میں مؤدبانہ عرض کرتا ہے کہ عیسائی صاحبان یسوع کا کنواری ماں سے پیدا ہونے کا عقیدہ جو پیش کرتے ہیں اس سے ان کی غرض یہ ہوتی ہے کہ عام طور پر تمام نبیوں سے جن کی مسلمان عزت کرتے ہیں۔ اور خصوصاً اس پر جس کو مسلمان اکمل ترین انسان مانتے اور جس کو تمام بنی آدم کا سردار تسلیم کرتے ہیں۔ یسوع مسیح کی برتری اور افضلیت ثابت کریں تو پھر مسلمانوں کو کیوں اجازت نہیں دیجاتی کہ وہ اس انسان کے نقص دکھلائیں۔ جس کو عیسائی لوگ ان کے عقیدے کے خلاف الوہیت کے مرتبے پر پہنچا دیا گیا ہے اور اس طرح اس پر اپنے نبی کی افضلیت کو ثابت کریں۔ اگر ایک مسلمان اس طرح عیسائیوں کو تباغض اور تنافر میں لانے کے لئے مجرم کا مجرم ہو سکتا ہے تو پھر وہی جرم سچی معقولیت کے ساتھ عیسائیوں کے ذمے لگ سکتا ہے۔ اس گورنمنٹ نے ان دونوں قوموں کے متعلق ہمیشہ میزان عدل کو مساوی قائم رکھا ہے۔ اور برطانوی انصاف ہمیشہ ایسی طرفداری کے داغوں سے پاک رہا ہے کہ کسی ایسی قوم کو ایسے عقاید کی بناء پر اپنے مذہبی پیشوا کی افضلیت ثابت کرنے کا موقعہ دیا ہو جن پر مہذب اور مؤدب طور سے بحث تک کرنے کی بھی دوسری قوم کو اجازت نہ دی ہو۔ سائل یہ تو نہیں کہتا کہ یہ ساری باتیں عیسائیوں کو ناگوار نہ گذریں گی لیکن وہ عرض کرنے کی جرأت کرتا ہے کہ اگر اس قسم کے الفاظ کی نسبت یہ خیال کر لیا جائے کہ وہ عیسائی جماعت میں منافرت پھیلانے کا موجب ہیں تو پھر کوئی مسلمان مصنف عیسائی مذہب کے متعلق کسی قسم کی تحریر لکھنے سے بھی محفوظ نہیں رہ سکتا۔ اور نہ ہی وہ عیسائیوں کے حملوں سے اپنے ہم مذہبوں کو بچانے کی راہ دیکھنے کے قابل ہو سکیگا۔

اگر ہر حال میں سکوت ہی پسندیدہ خیال کیا جائے تو یہ اس طرح سے حاصل ہو سکتا ہے۔ کہ عیسائی مصنفین علے الاعلان اپنے اون تمام اعتراضات کو واپس لے لیں جو کہ ان کی طرف سے اسلام پر کئے گئے ہیں۔ کمترین سائل یقین رکھتا ہے کہ اگر مستند اور ذمہ وار عیسائی مشنری اپنے دستخطوں سے علے الاعلان یہ بات شائع کر دیں کہ وہ تمام حملے جو کہ اسلام پر کئے گئے ہیں۔ واپس لے لیتے ہیں اور نیز ایسی تمام گندہ زبانی کی تصنیفوں اور تحریروں کو بھی اسی طرح واپس لے لیں جو ہادیان اور بزرگان اسلام کے برخلاف ہیں۔ اور آیندہ ایسا کرنے سے باز رہنے کا اقرار کر لیں تو پھر بے شک کوئی بات ایسی شائع نہ ہوگی۔ جو حضور شہنشاہ معظم کی رعیت کے کسی گروہ کو کسی طرح ناگوار ہو سکتی ہو خاموشی حاصل کرنے کا یہ بھی ایک آسان طریقہ تھا اگر پراٹسٹنٹ مشنری بھی اپنے دین کی اشاعت کا کام اوسی خاموشی اور امن سے کرتے جس طرح رومن کیتھلک فادرس کرتے ہیں جو دوسرے مذہبوں پر اعتراض اور حملے شائع نہیں کرتے ؛

۱۲- یہ کہ تمہید کا آخری فقرہ جس میں لکھا ہے کہ:-

"بہرحال بے باپ ہونا مسیح کے واسطے کسی فضیلت کا موجب تھا۔ بلکہ یہ علامت تھی اسبات کی کہ یہودیوں کے درمیان کوئی مرد اس قابل نہ رہا تھا کہ حضرت خاتم النبیین کی بشارت دینے والا بھی ان میں سے کسی مرد کا بیٹا کہلا سکے"

یہ ایسی تحریر نہیں کہ جس کو کسی طرح کسی جماعت کو تباغض میں لانے والا خیال کیا جاسکے زیادہ سے زیادہ اگر کچھ خیال کیا بھی جاسکتا ہے۔ تو صرف اتنا کہ اس سے دو ہزار سال گذشتہ کے یہودیوں پر ایک عکس پڑتا ہے:

۱۳- یہ کہ مضمون زیر بحث کے دوسرے حصے کے متعلق بھی یہ سوال کہ عیسائی جماعت کو تحقیر میں لانے کا موجب ہے۔ پیدا نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ اس میں عیسائیوں کے ساتھ کوئی مباحثہ نہیں کیا گیا بلکہ صرف مسلمانوں کے اندرونی فرقہ نیچریہ کے بعض اعتراضات کا جواب دیا گیا ہے۔ آجکل نیچری اون لوگوں کو کہا جاتا ہے۔ جو سر سید احمد خاں صاحب مرحوم کے پیرو ہیں یہ اصحاب تمام دینی مسائل کی عقلی تشریح کے خواستگار رہتے ہیں۔ مرحوم جناب سر سید احمد خاں صاحب نے اپنی تفسیر قرآن میں لکھا ہے کہ یسوع مسیح یوسف نجار کا بیٹا تھا۔ اور وہ بغیر باپ کے پیدا نہ ہوا تھا۔ اور اس وقت خاص طور پر اس مضمون کے نقل کرنے کی ضرورت کتاب سعادت مریمیہ مصنفہ ماسٹر محمد سعید صاحب سکنہ گوجرانوالہ کی اشاعت سے پیش آگئی تھی۔ یہ کتاب یسوع مسیح کی بن باپ پیدایش کے عقیدے کی تردید میں لکھی گئی ہے۔ مصنف نے اپنے بعض استدلال سائنٹفک نتائج پر مبنی کئے ہیں اور یہ بات شائع کی ہے کہ مسیح کو بن باپ ماننے کا عقیدہ ناقابل عفو معصیت ہے۔ اس کے علاوہ اوس نے ایسا عقیدہ رکھنے والوں سے جواب کا مطالبہ کیا ہے۔ اور نور افشاں مشہور و معروف عیسائی اخبار مورخہ ۲۲- اگست ۱۹۱۳ء کے صفحہ میں اس کا جواب دینے کے لئے خصوصیت کے ساتھ مسلمانوں کو توجہ دلائی گئی ہے اس قسم کی تحریرات کے جواب کے لئے یہ مضمون النجم سے نقل کیا گیا۔ اسلیئے یہ تو مسلمانوں کے دو اندرونی فرقوں کا درمیانی معاملہ ہے یعنی اون لوگوں کے جو یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ یسوع مسیح باپ کے بغیر پیدا ہوا تھا اور عقل پرستوں کے درمیان جو مسیح کا معمولی طور پر یوسف کی مجامعت سے مریم میں سے پیدا ہونا مانتے ہیں۔ ہے۔ کیونکہ جیسا کہ اصل مضمون سے ظاہر ہے ان لوگوں کا خیال ہے کہ باپ کے بغیر پیدا ہونا قانون قدرت کے خلاف ہے۔ یہ مضمون اون کے اس خیال کی تردید میں لکھا گیا ہے۔ اور اس میں معقولی اور سائنٹفک طریق سے دکھایا گیا ہے کہ ایک عورت کا بغیر اختلاط مرد کے بچہ جننا ممکن اور قانون قدرت کے دائرے کے اندر ہے۔ اور اسلئے مسیح کا ماں کے پیٹ سے بن باپ پیدا ہونا قانون قدرت کے خلاف نہیں:

۱۴- یہ کہ اس مضمون کو قابل اعتراض ٹھہرانے اور عیسائیوں کی دل آزاری کا موجب قرار دینے سے درحقیقت مسلمانوں میں باہمی طور پر بھی مذہبی مباحثات کی آزادی کو روک دیا گیا ہے۔ اور دوسری طرف اس کی تمہیدی تحریر کو جس میں کنواری سے پیدا ہونے کے مسئلے پر عیسائیوں کے خلاف تحقیقی نظر ڈالی گئی ہے۔ پریس ایکٹ کی زد کے اندر لاکر مسلمانوں پر عیسائیوں کے مقابلہ میں مذہبی مباحثے اور دینی تحقیقات میں گفتگو کرنے کے دروازے کو بند کر دیا گیا ہے۔ حالانکہ اون کو پوری آزادی حاصل ہے کہ جو کچھ بھی چاہیں بے روک ٹوک کہتے چلے جاتے ہیں:

۱۵- یہ کہ اسلام ان سچے اصولوں پر بھی مہیمن ہے۔ جو حضرت مسیح علیہ السلام نے فی الحقیقت تعلیم کئے تھے۔ اس لئے مسلمان حضرت مسیح علیہ السلام کی اون پاک تعلیمات اور اون کے خالص مسائل پر ایمان رکھتے ہیں۔ جن میں کسی قسم کی انسانی دستبرد اور آلایش ثابت نہ ہو۔ مسلمان اور عیسائی حضرت مریم صدیقہ اور اس کے فرزند علیہما السلام کی تعظیم اور تکریم کرنے میں ایک مساوی مقام پر ہیں۔ اگرچہ عیسائیوں میں سے رومن کیتھلک فرقہ کے لوگ اوس کو خدا کی ماں کا لقب دیتے ہیں اور اوسے انسانی طبقہ سے بالا تر سمجھ کر اسکی پرستش کرتے ہیں۔ اور اس کے حضور میں دعاؤں سے خطاب کرتے ہیں لیکن پروٹسٹنٹ عیسائیوں کی طرح مسلمان اوس کو ورا الانسانیت نہیں سمجھتے۔ ان کو قرآن کریم تعلیم کرتا ہے کہ وہ صدیقہ تھی۔ اور اسے تقوے طہارت اور نیک چلنی کا ایک نمونہ سمجھتے ہیں یہ امر بھی سچا ہے کہ بعض عیسائیوں کی طرح مسلمان مسیح علیہ السلام کو ایک لمحہ کے لئے بھی الوہیت کی اوصاف سے متصف نہیں مانتے۔ کیونکہ ان کے عقیدے میں کسی انسان کو اله بنانا درحقیقت اس کی توہین اور دل آزاری کرنا ہوتا ہے۔ مسلمانوں کے نزدیک انسانی ترقیات اور عروج کا انتہائی نقطہ معراج نبوت ہے۔ اور اس عزت کو وہ مسیح علیہ السلام کے حق میں روا رکھتے ہیں۔ اس طرح وہ مریم صدیقہ اور مسیح علیہ السلام کی بہت تکریم و تعظیم کرتے ہیں۔ اور ان کی شخصیتوں کے ساتھ اون کو کسی حالت میں عیسائیوں سے کم تعلق نہیں۔ قرآن کریم میں مسیح علیہ السلام کی ولادت کا دو سورتوں میں مذکور ہے ایک تو مکی سورۃ میں ہے اور دوسرا مدنی سورۃ میں ہے۔ اور مسلمانوں میں قرآن کریم کی بناء پر پورانے زمانہ سے ہی یہ اختلاف چلا آتا ہے کہ آیا مسیح علیہ السلام بن باپ پیدا ہوئے تھے یا ان کا باپ تھا؟ وہی اختلاف اس زمانے تک چلا آتا ہے۔ البتہ اس زمانہ میں چونکہ عقل پرستی بہت بڑھ گئی ہے اس لئے اس اختلاف پر مباحثات بھی زور پکڑ گئے ہیں:

سائل نہایت ادب سے یہ امر ظاہر کرتا ہے کہ حضرت میرزا غلام احمد صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام بانی سلسلہ احمدیہ نے صریح طور پر یہ تعلیم پھیلائی ہے کہ قرآن کریم کی رو سے حضرت مسیح علیہ السلام کا بن باپ پیدا ہونا ثابت ہے۔ اور اسی لئے سائل نے اس مسئلہ کے متعلق وہ علمی مضمون اپنے اخبار میں نقل کیا۔ جو ایک ایسے شخص کے قلم سے لکھا ہوا تھا۔ جو اس مسئلہ میں اون کے ہم عقیدہ تھا۔ سائل حضور کی توجہ اس طرف بھی مبذول کرانا چاہتا ہے کہ یہ مباحثہ صرف مسلمانوں کے اپنے اندرونی دو فرقوں کے اندر ہے اور اس میں عیسائی لوگ کوئی فریق نہیں۔ اور کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی کہ اپنے ہی اندر اپنے عقاید پر تحقیقی تحریرات کرنے سے مسلمان کس طرح ایک تیسری قوم یعنے عیسائیوں کے دل دکھانے کے مجرم قرار دئے جاسکتے ہیں۔ حضرت مریم صدیقہ کی تو مسلمانوں کو بھی اتنی ہی عزت ہے جتنی عیسائی کرتے ہیں۔ اور اگر اس کی ذات کے متعلق کوئی اہانت آمیز بات اس اخبار میں لکھی جاتی تو اس سے تو عیسائیوں کی نسبت زیادہ تر قرآن کریم کی اہانت ہوتی۔ کیونکہ قرآن کریم میں لکھا ہے کہ وہ صدیقہ تھی۔ اور اس پر خدا کی وحی آتی تھی۔ اور عیسائیوں کی کتابوں میں مریم کی نسبت ایسے اعلےٰ درجے کے اعزازی کلمات کہیں موجود نہیں۔

سائل کو امید ہے کہ حضور والا اس امر کو اچھی طرح سمجھ سکتے ہیں کہ مضمون معترضہ کسی

حالت میں مریم کے خلاف کسی امر کو ظاہر کرنے کی نیت یا خیال سے نہیں لکھا گیا۔ کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو یہ صریح طور پر قرآن کریم کی مخالفت ہوتی جس نے اس کی ایسے اعلےٰ الفاظ میں عزت ظاہر کی ہے۔ اور یہ امر بھی سائل حضور کی توجہ میں لانا چاہتا ہے کہ اس مضمون میں ادب اور تعظیم کی پوری رعایت رکھی گئی ہے۔ کیونکہ جہاں کہیں اس کا نام لیا ہے۔ اس کے ساتھ حضرت وغیرہ کلمات ضرور لکھے ہیں اور یہ کلمات مسلمانوں میں ادن لوگوں کے متعلق استعمال کئے جاتے ہیں۔ جن کی ان کے نزدیک بہت بڑی عزت ہوتی ہے ؛

۱۶۔ یہ کہ منتخب ترجمہ کا آخری حصہ جس کی وجہ سے غالباً سارے مضمون کو قابل اعتراض ٹھہرایا گیا ہے۔ اور اس کو عیسائیوں کی دل آزاری کا موجب قرار دیا گیا ہے وہ تو اصل اُردو مضمون کا بالکل غلط اور خلاف واقعہ انگریزی ترجمہ ہے۔ جس میں معلوم ہوتا ہے کہ جان بُوجھ کر نفسِ مضمون کے مفہوم کو بدلکر اسے حضرت مریم صدیقہ کی شان والا کی بے ادبی اور توہین کا رنگ چڑھا کر حضور کو مغالطے میں ڈالا گیا ہے۔ یہ الفاظ خلاصہ ترجمہ انگریزی میں یوں لکھے ہیں :۔

یہ کہ وہ اس طرح حاملہ ہوئی۔ کہ جوانی کے شہوانی جوش سے مغلوب ہو کر اپنے مردانہ آلہ تناسل کو حرکت میں لائی۔ اور اس سے مجامعت کے فعل کو جو حمل کرنے کے لئے ضروری ہوتا ہے۔ پورا کیا۔" یہ بالکل غلط ترجمہ ہے۔ اور اس نے اصل عبارت کے مفہوم اور منطوق کو بالکل غلط بیان کیا ہے۔ اس میں ایسے الفاظ بھی اپنی طرف سے بڑھا دئے گئے ہیں جو اصل میں موجود نہیں۔ مثلاً اصل مضمون میں کوئی لفظ ایسا موجود نہیں جس کا ترجمہ آلہ تناسل کیا جا سکے۔ اور نہ ہی اس میں کہیں لکھا ہے کہ مریم اپنے مردانہ آلہ تناسل کو حرکت میں لائی۔ حضرت مریم صدیقہ کے حق میں ایسے مکروہ الفاظ کا استعمال کرنا سائل کے نزدیک عیسائیوں سے بہت زیادہ قابل نفرت۔ قابل [illegible] بیزاری اور مکروہ ہے۔ کیونکہ مریم کے متعلق قرآن کریم زور سے گواہی دیتا ہے کہ وہ نہایت محترمہ۔ صدیقہ۔ متقیہ اور خدا رسیدہ تھی۔ اس میں شک نہیں کہ مضمون زیرِ اعتراض میں یہ لکھا ہے کہ مریم صدیقہ میں بعض خواص مردانہ بھی تھے۔ لیکن ادن خواص کا نام کہیں آلہ تناسل نہیں رکھا۔ اس میں صرف الفاظ "مردانہ اعصاب" لکھے ہیں۔ اور اعصاب عصب کی جمع ہے۔ جس کے معنے ہر ایک عربی۔ انگریزی اور اُردو فارسی ڈکشنری میں پٹھے کے لکھے ہیں۔ اور دنیا بھر کی کسی ڈکشنری میں اس کے معنے آلہ یا آلہ تناسل کے موجود نہیں ہیں۔ سائل امید کرتا ہے کہ حضور سائل کے مضمون زیر اعتراض کا لفظی ترجمہ کسی معتبر ذریعہ سے کرا کے پڑھنے سے معلوم کر لیں گے کہ مضمون زیر اعتراض میں کوئی ایسے الفاظ موجود نہیں ہیں۔ جن سے کسی بعید سے بعید طور پر آلہ تناسل یا آلہ کے معنے [illegible] پھر اگر اس مضمون میں ایسی بے ہودہ بات ہی نہ لکھی ہو تو اس کے لئے کیونکر ہو سکتا تھا کہ وہ ایسا ناپاک اور دل آزار کلمہ لکھتا کہ "مریم اپنے مردانہ آلہ تناسل کو حرکت میں لائی"۔ جن الفاظ سے مغالطہ دیا گیا ہے وہ اصل عبارت میں یُوں ہیں :۔ "آپ کے مردانہ اعصاب میں بھی ایک قسم کی حرکت پیدا ہوئی" جس کا مطلب صاف ہے سائل حضور والا کو مؤدبانہ زور سے یقین دلاتا ہے کہ اصل مضمون میں، فقرہ کا

اور اس کا یہی مفہوم ہے جو اس کے اپنے الفاظ سے ظاہر ہوتا ہے۔ اور یہ صریح طور پر اس ناپاک اور دل آزار اور مزیل شان بات کے بالکل مخالف ہے۔ جو خلاصہ ترجمہ میں سائل کی طرف منسوب کیگئی ہے۔ سائل یہ بھی عرض کرتا ہے کہ سارے مضمون میں کوئی ایسا لفظ استعمال نہیں کیا گیا۔ جس کا ترجمہ شہوت ہو سکے بلکہ برعکس اس کے مریم کی حالت کو ایک رویا اور احتلام کی حالت سے مقابلہ کیا ہے۔ اور اس طرح اس کی طرف ایک ایسی مجبوری حالت منسوب کی ہے کہ جس میں اس کی اپنی مرضی کا کوئی دخل نہ تھا ؛

۱۷۔ یہ کہ جیسا اُوپر گذارش کیا گیا ہے۔ یہ مضمون ایک دوسرے رسالہ موسومہ النجم سے نقل کیا گیا تھا جو اضلاع متحدہ میں شائع ہوتا ہے۔ اور اس کی مارچ اور اپریل سنہ ۱۹۱۲ء کی اشاعتوں میں یہ مضمون شائع ہوا تھا۔ یہ مضمون برٹش انڈیا کے ایک ایسے صوبے کے اندر بدر میں شائع ہونے سے سترہ یا اٹھارہ ماہ پیشتر ہی سے شائع ہو رہا تھا جو پریس ایکٹ ملا سنہ ۱۹۱۰ء کی اسی طرح اثر کے نیچے ہے۔ جس طرح کہ پنجاب ہے۔ اور ادس کی گورنمنٹ میں اس کو قابلِ اعتراض نہیں ٹھہرایا گیا۔ اور زیادہ غور طلب یہ بات ہے کہ خاص کر ایسے زمانے میں بھی اس پر کوئی گرفت نہیں کی گئی۔ جس میں کثیر التعداد اخبارات سے اس ایکٹ کے ماتحت ضمانتیں طلب کی گئیں۔ اور ان میں اکثر دں کی ضمانتیں جو زیر دفعہ ۳ ضمن ۴ پریس ایکٹ میں داخل تھیں۔ ضبط کر لی گئیں جبکہ کانپور کی مسجد کے معاملے اور اس کے نتائج کے ایام بھی جو اخبارات کے لئے سخت ترین مواخذے کا زمانہ تھا۔ یہ مضمون اضلاع متحدہ کی گورنمنٹ سے کسی قسم کے اعتراض اور مواخذے اور باز پرس کے بغیر کامیاب طور پر مروج اور شائع رہا۔ تو سائل کو کسی طرح بھی یہ خیال نہیں گذر سکتا تھا کہ یہ مضمون کسی طرح بھی پریس ایکٹ کی زد کے نیچے لایا جا سکتا ہے۔ اور فی الحقیقت سائل اس مضمون کو پریس ایکٹ کے سلوک کے خطرے سے بالکل محفوظ سمجھ کر اپنے اخبار میں نقل کرنے میں سراسر حق بجانب تھا ؛

۱۸۔ یہ کہ سائل نے اس مضمون کے متعلق اسی یقین پر اکتفا نہیں کیا کہ یہ سائل کے اپنے ایمانی مسئلہ کی معقولی تشریح ہے اور نہایت مؤدب طور سے لکھا ہوا ہونے سے یہ کسی طرح قابل مواخذہ نہیں ہو سکتا بلکہ سائل نے نہایت احتیاط سے اس کی اشاعت سے ۱۷۔ ۱۸ ماہ تک انتظار کرنے کے بعد اپنے اخبار میں اس کو نقل کیا اسلئے عیسائی نقطہ خیال سے یہ مضمون کیسا ہی کیوں خیال نہ کیا جائے۔ سائل امید کرتا ہے کہ ادن خیالات اور ان مضامین کو شائع کرنے میں سائل بالکل بے گناہ ہے جن کو ایک صوبے کی گورنمنٹ نے باوجود ہر قسم کی تحقیقاتی سامانوں کے موجود ہونے کے کبھی قابل اعتراض نہیں ٹھہرایا ؛

۱۹۔ یہ کہ سائل حضور والا سے اس بات کی بھی توقع رکھتا ہے کہ اس معاملہ پر دوبارہ غور فرمانے کے وقت عیسائی پریس کی دل آزار سخت زبانی کو بھی مدنظر رکھیں گے جس کا نمونہ ضمیمہ الف میں دیا گیا ہے۔ اور یہ کہ اگر مذہبی تحریرات تک بھی پریس ایکٹ پھیلانا منظور ہو تو پھر سب سے پہلے عیسائی پریس قابل مواخذہ ہے۔ اور جبکہ عیسائی پریس آزاد ہے۔ اور باوجود عیسائی مذہب کے بانی کی نسبت ہر قسم

کے ادب اور تعظیم کو ملحوظ رکھنے کے بھی مسلمان پریس کو مواخذہ کیا جاتا ہے۔ تو پبلک کے دلوں پر اس سے برٹش گورنمنٹ کی مذہبی معاملات میں غیر جانب داری کی پالیسی پر بہت بُرا اثر پیدا ہوگا ؂

۲۰۔ یہ کہ سایل مؤدّبانہ عرض کرتا ہے کہ اخبار ہمیشہ اپنے طرز بیان میں ایسا معتدل اور پسندیدہ رہتا ہے۔ کہ آج تک اس میں کوئی بات ایسی نہیں چھاپی گئی۔ جس کی وجہ سے گورنمنٹ نے کبھی اس کو قابل مواخذہ تو کیا اس قابل ہی سمجھا ہو کہ اُسے معمولی سی انتباہ ہی کرے۔ لیکن تعجب کی بات ہے کہ معاملہ زیر بیان میں کسی قسم کی تنبیہہ صادر کرنے کے بغیر ہی یک دم اس قدر گراں ضمانت طلب کر لی گئی ہے۔ اور خاص امر جس سے سائل کی حیرت اور بھی زیادہ ہوتی ہے یہ ہے کہ وہ تمام بروقت۔ قیمتی اور جان نثارانہ خدمات جو اخبار بدر اتنے عرصے سے گورنمنٹ انگریزی کی کرتا رہا ہے اور جن کے لئے اگر کوئی دنیاوی پرچہ ہوتا تو جیسا کہ گورنمنٹ ہمیشہ کرتی رہتی ہے اس کو بھی کئی قسم کے انعام و اکرام اور عطیات سے مالا مال کر دیتی مگر بدر کو یہ صلہ ملا ہے کہ اس سے اسقدر بھاری ضمانت طلب کر لی گئی ہے۔ اور پہلی ہی دفعہ ضمانت بھی غیر معمولی طور پر اتنی بھاری مانگی ہے۔ جس کی اس طرح پہلی دفعہ طلب کرنے کی کوئی نظیر سارے ملک میں موجود نہیں۔ اور سائل کو فکر دامنگیر ہو رہا ہے کہ اگر وہ ایسی بھاری ضمانت داخل نہ کر سکا۔ تو پھر ایسے قیمتی اخبار پر قبل از وقت موت وارد ہو جانے کا احتمال ہے۔ جس نے سالہا سال تک متواتر گورنمنٹ کی نہایت جان نثاری اور ثابت قدمی سے خدمت کی ہے۔ اور جس کو سائل ہزارہا روپیہ سالانہ نقصان برداشت کر کے چلائے جا رہا ہے ؂

۲۱۔ یہ کہ سائل اُمید کرتا ہے۔ کہ حضور والا اس عاجزانہ درخواست پر ضرور غور فرمائینگے اور اس کو ضمانت مطلوبہ سے بری فرما دینگے۔ اور حضور کی گورنمنٹ کی مہربانی کا یہ ایک ایسا فعل ہوگا کہ اس سے برطانوی فراخ دلی اور غیر طرفداری کے فیوض کو عوام الناس میں پھیلا کر موجب شکوری ہوں گے ؂

حضور کا تابعدار

خاکسار معراج الدین عمر

مالک بدر پریس قادیان ضلع گورداسپور

مورخہ ۵ ر فروری ۱۹۱۴ء

ضمیمہ ھ

(نقلِ کُفر کُفر نباشد)

مسیحی اخباروں اور رسالوں کے چند فقرات جو ملک میں بکثرت شائع کئے جاتے ہیں اور جنمیں کھُلے الفاظ میں بانی اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام اور دیگر بزرگانِ دین کے حق میں سبّ و شتم کیا گیا ہے چند الفاظ بطور نمونہ دئے جاتے ہیں جن سے حضور قیصرِ ہند کی مُسلمان رعایائے ہندوستان کی حقارت۔ تحقیر اور دل آزاری ہوتی ہے:۔

"اخبار نور افشاں"

۱۷۔ اکتوبر ۱۹۱۳ء۔ صفحات ۱۲ و ۱۳۔ "اللہ تعالیٰ بندوں سے بدی ہی کرتا ہے" کی سُرخی قائم کر کے یہ کلمہ مسلمانوں کیطرف منسوب کیا گیا ہے اور بڑے زور سے بنی انسان کا بالکل گناہگار ہونا ثابت کیا گیا ہے۔ اور یہ ظاہر کیا گیا ہے۔ اور مسلمانوں کا عقیدہ یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ انسان کو ہدایت کرنے سے باز آیا۔ وہ ہدایت سے بالطبع نافر ہو گئے۔ خدا نے ان کو بجائے ہدایت کے زیادہ گمراہ کرنا شروع کیا۔ غرض گمراہ کرنے کی یہ رکھی کہ وہ گناہ میں زیادہ ترقی کریں ؂

۲۴۔ اکتوبر ۱۹۱۳ء۔ صفحہ ۱۴۔ قرآنی و حدیثی خدا ہے جو نہ صرف بندوں کو گناہگار پیدا کر کے ان کو نیکی کی ہدایت نہیں کرتا بلکہ انہیں ہمیشہ گمراہ کرتا رہتا ہے ؂

۷۔ نومبر ۱۹۱۳ء۔ صفحہ ۱۲۔ مسیحی جانتے ہیں کہ حنفار اور مرزائی صاحبان کی ہستی کا منشا ہی گناہ کمانے کا ہے۔ وہ جس قدر گناہ کمائیں۔ اتنے تھوڑے آپ کی نجات ہی گناہوں کی کمائی پر منحصر ہے۔ نیکی کرنا تو آپ کے لئے نجات سے محرومی کا باعث قرار پا چکا ہے ؂

۸۔ اگست ۱۹۱۳ء۔ صفحہ ۶۔ "مُسلمان لوگوں کے گلے میں حبائل الشیطان پڑی ہوئی ہے"۔ "محمدی مذہب میں ترقی کا مادہ نہیں"

۹۔ مئی ۱۹۱۳ء۔ صفحہ ۱۱۔ مرزا قادیانی کرشن ثانی ملعون ہو گیا۔ اور ایسی بہت سی باتوں سے کذاب قادیانی نام رکھوا کر مر بھی گیا ؂

۱۲۔ جون ۱۸۹۶ء۔ صفحہ ۸۔ محمد کے پاس جو وحی آتی تھی وہ بھی شیطان لاتے تھے ؂

۱۹۔ جون ۱۸۹۶ء۔ صفحہ ۱۔ (مسلمان) ضرور گدھے اور ان کا یہ عمل گدھاپن ہے ؂

۱۹۔ جون ۱۸۹۶ء۔ صفحہ ۶۔ محمد صاحب خود بھی حُسن پرست اور عاشق مزاج تھے ؂

۲۵۔ ستمبر ۱۸۹۶ء۔ صفحہ ۹۔ محمد حفصہ کے گھر ماریہ لونڈی سے ایسا ویسا کرتا تھا...

...... عبداللہ کی عورت آمنہ عبداللہ کے واسطے جوتی تھی یا نہیں۔ جس کا ظہور محمد ہے۔ پھر محمد کی عورتیں مومنین کی مائیں کہلاتی ہیں مگر چونکہ وہ عورتیں ہیں اس لئے وہ جوتیاں ہیں۔ بعد وفات محمد کوئی ان کو نکاح میں نہ لاسکتا تھا۔ اب مومنین ان کو کیا کریں گے سر ماریں گے ......

...... حضرت نے بیوہ کنواری۔ مطلقہ کوئی نہ چھوڑی۔ حتےٰ کہ متبنیٰ کی بیاہتی کو بھی نہ چھوڑا

...... اس بدتہذیبی کا رواج دینے والا محمد تھا ۔

۲۵۔ ستمبر ۱۸۹۶ء۔ صفحہ ۱۰۔ عرب کی تمام منکوحہ عورات بھی کسبیاں ہیں ۔

(۱) رسالہ اثبات کفارہ۔ مصنفہ پادری ٹامس ہاول۔ مطبوعہ نول کشور

اسٹیم پریس لاہور ۱۹۱۳ء

(ا) حصہ اول۔ صفحہ ۳۔ سطر ۱۱ و ۱۲۔ مسلمانوں اور آریوں کو دل آزار کلمات سے مخاطب کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

" اور اگر آریہ لوگ ہندو یا دیانندی کہلانے سے شرمائیں۔ اور آپ بھی محمدی کہلانے سے شرمائیں تو شرمائیں۔ کیونکہ آپ دونوں فریق کے پیشوا خطا کار اور عاجز انسان تھے "

(ب) حصہ اول صفحہ ۵۔ " مسلمانوں کی اذان نماز پر حملہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

" لیکن یہ بھی نہ بھولئے کہ عزازیل کو توحید پر ڈٹے رہنے سے یہ مزا دیا کہ وہ شیطان بنگیا۔ اور ویسا ہی وہ اذان جس کو آپ توحیدی اذان کا نام دیتے ہیں۔ حالانکہ وہ کعبہ پرستی کی طرف بلاتی ہے اور شرک کے گناہ میں ڈالتی ہے "

(ج) حصہ اول صفحہ ۱۰ سطر ۳۔ گناہ کا بیج جو شیطان کا حصہ کہلاتا ہے پھر پھر محمد صاحب کے دل میں پیدا ہوتا رہا ۔

(د) حصہ اول صفحہ ۱۳ " کعبہ پرست اور سنگ اسود کی چوم چاٹ کرنے والے۔ حق الدیار وحق المعبود کے ٹالنے والے نافرمانبردار۔ گناہ گار محمدی "

(ہ) حصہ اول صفحہ ۲۰۔ سطر ۹-۱۰۔ محمد صاحب کا اپنی دلی آرزو کے بموجب یا اغوائے شیطانی سے بتوں کی تعریف کر کے بتوں کو سجدہ کرانا اور کرنا ۔

(و) حصہ اول صفحہ ۲۰۔ سطر ۱۵۔ " (محمد صاحب) اکثر شیطان اور جادو کے بھی مغلوب رہے "

(ز) حصہ اول صفحہ ۱۲۔ سطر ۱۸-۱۹۔ مرزا غلام احمد صاحب بانی فرقہ احمدیہ کے حق میں سخت کلامی کرتے ہوئے پادری صاحب فرماتے ہیں:۔

" مرزا کی کیا مجال تھی کہ روز روشن میں کفر اور بہتان تولتے تولتے با امن زندگی بسر کرتے کرتے ہیضہ کی موت سے مرجائے "

(ح) حصہ اول۔ صفحہ ۲۵۔ حالانکہ کئی بار جبرئیل دھو دھو کر اُسکے دُور کرنے کی کوشش کرچکا تھا۔ تو بھی دل کی سیاہی جو گناہ کا تخم یا علقہ یا شیطان کا حصہ تھا دُور نہ ہوئی یا محمد صاحب اپنے دل کی حفاظت نہ کر کے پھر پھر گناہ کرتے رہنے سے اپنے دل کو سیاہ کر ڈالتے رہے ہونگے "

(ط) حصہ اول صفحہ ۲۷۔ محمد صاحب ...... خصوصاً دوزخ کی بھاپ میں گرفتار ہوئے یہ سب کچھ محمد صاحب کے اپنے گناہوں کے باعث جو موت تک اُن پر لدے رہتے بخطان پر آیا "

(ی) حصہ اول صفحہ ۳۱ و ۳۲ " لیکن جن محمدیوں و مولویوں نے جرائم زنا و چوری وغیرہ کئے۔ انہوں نے محمد صاحب کے منشاء کے بموجب لا الٰہ الا اللہ کہنے کی آڑ میں ہو کے کئے " محمدی تعلیم سے نہ صرف دنیا میں محمدی کسبیوں کی افزائش ہوئی مگر بہشت بھی حور و غلمان سے پُر ہو کے چکلہ بن گیا "

(ک) حصہ اول صفحہ ۴۹۔ یہ محمدی کلمہ ہے جو گناہ گار کو نہ صرف گناہ گار کی جرأت دلاتا بلکہ گناہوں کو ہضم کرنے کے لئے گناہ کرنے والے کو احمقہ کی گولی کا کام دے رہا ہے۔ اور حد سے بڑھ کر گناہ کرنے کی جرأت دلاتے عملی رنگ میں محمدی کلمہ کی برکت سے نہ صرف مکہ کو مومنات سے چکلے اور شہروں کے بازار بھر پڑے ہیں "

(ل) حصہ اول۔ صفحہ ۵۵۔ " اندھی نگری۔ چوپٹ راجہ کی مثال کا مصداق قرآنی خدا ہے "

(م) حصہ اول۔ صفحہ ۶۲ " محمدیوں کا خدا ظالم ہے "

(ن) اثبات کفارہ حصہ سوم۔ صفحہ ۲۹ " لعنتی وُہ ہے جو کفارہ کو نہیں مانتا "

(س) اثبات کفارہ حصہ سوم۔ صفحہ ۳۰۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ذکر کرتے ہوئے پادری صاحب فرماتے ہیں:۔

" بہت لیڈر گمراہ۔ بُت پرست۔ کعبہ پرست اور سنگ اسود کی چوم چاٹ کرنے والے ہیں "

(ع) اثبات کفارہ حصہ سوم۔ صفحہ ۳۳ " خون کا پیاسا یا بھوکا تو قرآن ہی خدا کو ٹھہراتا ہے "

(ف) اثبات کفارہ حصہ سوم صفحہ ۴۹ " قرآن توریت۔ انجیل۔ یہودیوں۔ عیسائیوں اور قریش وغیرہ کے غیر معتبر قصص۔ رسومات جاہلیت و روایات غیر معتبرہ سے بنایا گیا اور بھرا پڑا ہے۔ دیکھو کتاب (۱) ینابیع الاسلام مصنفہ پادری ٹزویل صاحب (۲) تالیف القرآن مصنفہ اکبر مسیح صاحب (۳) تاویل القرآن۔ مصنفہ اکبر مسیح صاحب (۴) تنویر الاذہان مصنفہ اکبر مسیح صاحب (۵) کتاب انجیل یا قرآن۔ مصنفہ پادری ٹھاکر داس صاحب "

(ص) اثبات کفارہ حصہ سوم صفحہ ۵۲ " سچ پوچھو تو وہ ظالم کافر۔ یہودی تمہارا پیشوا مرزا اور تم خود ہو "

(ق) اثبات کفارہ حصہ سوم۔ صفحہ ۵۴۔ اس صفحے میں قرآن شریف کو چوری کا مال جھوٹے قصص اور ہزارہا غلطیوں سے پُر اور درج معجون بھی لکھا ہے "

امہات المومنین مصنفہ پادری احمد شاہ و مطبوعہ مشن پریس گوجرانوالہ

(ا) امہات المومنین صفحہ اول " شہوت پرستی اور خونریزی محمد مدنی کی سوانح عمری کی جزو اعظم ہے "

(ب) امہات المومنین۔ صفحہ ۷۔ ہماری آنکھوں کے سامنے محمد صاحب ہماری عورتیں لے لیتے ہیں اور اپنی عورتوں کو ہماری ماں بنا کر ہم پر حرام کر دیتے ہیں "

(ج) امہات المومنین صفحہ ۲۶۔ جھوٹی اور ظالمانہ غیرت محمد صاحب نے اپنے لئے روا رکھی ہے "

(د) " " صفحہ ۴۰۔ آپ دیکھیں اور شرما دیں کہ کیا وہ شخص جو عین دعوت کے عروج میں ...... ماریہ لونڈی سے ایک دم میں محبت کرنے لگتا۔ اور جو اپنے فرزند متبنیٰ کی جورو کو برہنہ دیکھتے ہی عنان صبر و قرار ہاتھ سے دے بیٹھتا۔ اور پردہ ننگ و ناموس ایک دم میں چاک کر ڈالتا تھا۔ لیکن وہ شخص ایسے وقت میں جب کہ اُس کے

نگران لوگ نہ تھے۔ خدیجہ سی نیک مزاج عورت کو دھوکے دے کر عورتوں یا لونڈیوں سے شہوت رانی کرنے سے باز رہ سکتا تھا۔"

(ھ) امہات المومنین صفحہ ۵۱۔ (محمد صاحب کے) اس تعلق کو بجز عیاشی کے اور کچھ نہیں کہہ سکتے۔"

(و) امہات المومنین۔ صفحہ ۶۳۔ "اس شوقین بڈھے عورتیں جمع کرنے والے نبی (محمد) کی دُعا منظور ہو گئی۔"

(ز) امہات المومنین صفحہ ۶۸۔ لاریب محمد صاحب نے اپنی بہو کو بے نکاح بٹھلا لیا ؎

(ح) " " صفحہ ۷۷۔ حضرت (محمد صاحب) خدا کی چوری کرتے زبان سے جھوٹ بولتے تھے ؎

(ط) امہات المومنین صفحہ ۸۵۔ (محمد صاحب) کی آتش شہوت افروختہ ہوئی۔ اور تاب صبر باقی نہ رہی۔ اور وہ کیا جو کیا ؎

(ی) امہات المومنین صفحہ ۱۱۰۔ خالص سفید جھوٹ اور نرا کذب بول کر کبھی نہیں شرماتے ؎

(ک) " " صفحہ ۱۱۲۔ اگر کوئی (محمد صاحب) شرم دار ہوتے تو چلو بھر پانی میں ڈوب مرتے۔"

(س) امہات المومنین صفحہ ۱۱۵۔ حضرت نے جو جھوٹھ بولے۔ حضرت نے جو فریب دیئے۔ حضرت نے جو ناحق بے گناہوں کے خون کیئے۔ حضرت نے جو حرام کاریاں کیں۔

(ع) امہات المومنین صفحہ ۱۲۱۔ حضرت شہوت پرست تھے۔ عیش اڑاتے تھے۔"

رسالہ حضرت محمد

مصنفہ پادری جی۔ ایچ راوس صاحب ڈی۔ ڈی۔ جس کو کرسچن لٹریچر سوسائیٹی فار انڈیا نے کئی بار شائع کیا ؎

صفحہ ۵۔ بسا اوقات ہم دیکھتے ہیں کہ جب کوئی مفلس شخص دولتمند ہو جاتا ہے تو اکثر بدمعاشی و اوباشی میں پڑ جاتا ہے۔ پہلے نرم مزاج اور حلیم ہوتا ہے۔ پر دولت مند ہو کر خودغرض اور ظالم بنجاتا ہے۔ اور شاید شراب خوری اختیار کر کے طرح طرح کی عیاشی اور بدکاری میں نہایت ناپاک زندگی بسر کرتا ہے۔ اسی طرح سے جب محمد صاحب ایک بڑے آدمی بن گئے تو وہ لوگوں کو بے دریغ لوٹنے اور قتل کرنے لگے۔"

صفحہ ۶۔ "بہت سی باتیں اون کو ملزم و مجرم ٹھہراتی ہیں" ؎

صفحہ ۹۔ "وہ غلبات شہوانی کے مغلوب تھے۔"

"زید کی بیوی زینب بنت جحش کو دیکھ کر اُسپر اسقدر فریفتہ ہوئے کہ ناچار زید نے اسے طلاق دے دی۔"

صفحہ ۱۰۔ محمد صاحب میں "شہوت۔ غصّہ اور لالچ بہت بری تھیں۔"

"محمد صاحب ابتدا میں ضلالت اور گمراہی میں بھٹکتے پھرے۔ اور دوسرے لوگون کی طرح گناہ کرتے رہے۔"

صفحہ ۱۴۔ "وہ گنہگار تھے۔"

"وہ خود نجات کے محتاج تھے۔"

"اون کے دوزخ سے بچنے کی کوئی صورت نہیں۔"

"وہ خود گنہگار اور دیگر خطاکاروں کی طرح لایق نار ہیں۔"

اس رسالہ میں اور بہت ایسی عبارتیں لکھی ہیں۔ جو سراسر بے بنیاد اور مسلمانوں کا دل دکھانے والی ہیں۔ مگر انمیں سے صرف یہ مختصر کلمات دکھائے گئے ہیں ؎

رسالہ "ہمارا شافع کون ہے؟"

مصنفہ پادری جے ایچ راوس صاحب ڈی۔ ڈی شائع کردہ کرسچن لٹریچر سوسائیٹی فار انڈیا مطبوعہ لودیانہ مشن پریس ؎

صفحہ ۵ "محمد خود گنہگار اور کسی بے گناہ سفارش کنندہ کا محتاج ہے۔"

صفحہ ۶ - محمد صاحب کو خود کسی شفیع اور نجات دہندہ کی ایسی ہی ضرورت ہوگی جیسی کہ کسی گنہگار کو ہو سکتی ہے۔"

"رسالہ خطر عظیم"

میتھوڈسٹ پبلشنگ ہوس لکھنؤ میں چھپا۔

صفحہ ۳۔ "باطل و کاذب اور ان کی طبیعتوں کی افترا پردازی ہیں۔"

رسالہ موسومہ مرزا غلام احمدؐ قادیانی۔

مصنفہ ڈاکٹر ایچ۔ ڈی گرس وولڈ صاحب امریکن ٹریکٹ سوسائیٹی کی طرف سے لودیانہ مشن پریس میں چھپا۔

صفحہ ۳۹۔ "مرزا صاحب فریب مجسم ہیں۔"

صفحہ ۴۰۔ "اس کا دماغ بیٹھ گیا ہے۔"

صفحہ ۴۱۔ "آپ مفتری اور مکار ہیں۔"

صفحہ ۴۵۔ "آپ کی لچریات اور بیہودہ دعاوی۔"

" " "اگر اس کو کانی رسّا مل گیا تو وہ ضرور پھانسی لے مریگا۔"

کتاب منارۃ البیضار

(۱) کذاب کادیانی ۔۔۔۔ ٹائٹل پیج
(۲) کادیاں ہر گندی رُوح کی چوتھی اور ہر ناپاک اور مکروہ پرندے کا بسیرا دیباچہ صفحہ ۴
(۳) مرزا شیطان کا سونٹا لنگوٹا ہے۔ ۔۔۔۔ صفحہ ۴
(۴) مرزا دجّال۔ ۔۔۔۔ صفحہ ۵
(۵) ہم لوگوں کو اس کے پیر کو کذاب کہنے کا اس لیے بھی زیادہ حق حاصل ہے صفحہ ۶
(۶) جاہل اور ابلہ فریب۔ ۔۔۔۔ صفحہ ۸
(۷) کادیان والا کذاب ۔۔۔۔ صفحہ ۱۴
(۸) میرزا دجّال کوچک ۔۔۔۔ "
(۹) اس کی دجالیت و کذابیت۔ ۔۔۔۔ صفحہ ۱۵
(۱۰) آپ ایک انڈا تھے جو گندہ ہو گیا۔ ۔۔۔۔ صفحہ ۱۷
(۱۱) مرزا محمد دہریہ ہے۔ ۔۔۔۔ صفحہ ۴۴

کتاب دافع البہتان مصنفہ پادری رانکلین صاحب مطبوعہ مشن پریس الہ آباد

صفحہ ۲۳ و ۲۴ - "اہل اسلام کا رسول اپنی لونڈی سے ہمبستر ہوا - اور جب اس کی جوروں میں سے ایک نے ملامت کی تو اس نے قسم کھائی - اور پھر اپنی نفسانی لذت کے لئے اپنی قسم توڑ کر آیۃ نازل کی" ✤

صہ ۲۴ "اپنی نفسانی خواہشوں کے موافق حکم جاری کئے"

صہ ۹۶ - ہم بھی محمد کو وہی دولت مند کہہ سکتے ہیں (یہ دولتمند جو ابراہیم کی نسل سے تھا بہت شان و شوکت کی زندگی کے بعد مر کر دوزخی ہوا - لوقا)

صہ ۸۴ یہاں اصحابہ کبار کو من وجہ قاتل - ظالم - زناکار - دغاباز - چور - بدکاروں کی جماعت جسے دل کی پاکیزگی سے کچھ تعلق نہیں - قرار دیا ہے -

صہ ۱۰۶ - کچھ تعجب نہیں کہ اُس (رسول اکرم) نے انجیل مقدس کو منسوخ کیا ہو - کیونکہ تمام بندہ دنیا جو کہ شہوت پرست ہیں ایسے ہی کرتے ہیں - لیکن ان سبھوں پر افسوس کس لئے کہ ان کا یہی انجام ہے کہ وے بالاجماع خدا کے غضب میں پڑینگے - یعنے اوس جھیل (دوزخ) میں جو کہ آگ اور گندھک سے جلتی ہے -

سیرت المسیح والمحمد

مصنفہ پادری ٹھاکر داس مشنری امریکن مشن -

صہ ۶ محمد بذاتہ گنہگار .. .. .. محمد عملاً گنہگار تھا ✤

صہ ۱۴ نفسانی شہوت جو انسان میں ذاتی کہہ سکتے ہیں - محمد میں بیشتر تھی - حتی کہ وہ اس کا ہمیشہ مغلوب رہا .. .. .. محمد مثل اور عربوں کے شکل ہی سے عورتوں کا عاشق معلوم ہوتا ہے -

صہ ۲۱ محمد ایک بھولتا بھٹکتا انسان تھا -

صہ ۳۱ ظاہر ہوتا ہے کہ محمد شیطان کے جھانسے میں آجاتا تھا -

صہ ۳۵ اے ناظرین ہوشیار ہو کہ کہیں تم محمد کے فریب میں نہ آجاؤ ✤

اندرونہ بائبل مصنفہ ڈپٹی عبداللہ آتھم

صہ ۷ صاحب نشان دراصل اس دجال کا تو وہی پرانا خونی اژدھا (شیطان) ہے تاہم جب وہ مونھ پھاڑتا ہے تو اس کے دو جباڑے پوپ اور نبی عرب کی تواریخ اپنے اندر مجسم دکھاتے ہیں یعنے دجال جو اصل میں شیطان ہے اس کا ظہور پوپ اور نبی عرب کے رنگ میں ہوا"

صہ ۷ ہاں پیمانہ زمانہ مقصر اور پورا کر کے پوپ اور محمد پر بھی یہ خبریں (متعلقہ دجال) درست آتی ہیں"

کتاب محمد کی تواریخ کا اجمال مصنفہ پادری ولیم ازیوارڈی

صفحہ ۱ تا ۷ ہمارے رسول اکرم کو ڈاکوؤں کا سرغنہ - لٹیرا - ڈاکو - خفیہ بندش - سازش سے قتل کرنے والا - دغابازی کی چال چلنے والا ظاہر کیا ہے -

صہ ۳ اتفاق سے جو اس کی (زینب کی) خوبصورتی پر نظر پڑی - دل میں عشق بد پیدا ہوا - اس بدخواہش کو پورا کرنے کے واسطے فوراً آسمان سے اجازت منگالی ✤

صہ ۷ - محمد نے بہتیروں کو چھپکے قتل کرایا .. .. .. محمد جس برس مدینہ گیا - اسی میں ڈکیتی بھی کرنے لگا"

صہ ۸ - محمد نہایت گنہگار تھا ✤

ریویو براہین احمدیہ - مصنفہ پادری ٹھاکر داس - مطبوعہ مشن پریس الہ آباد -

صہ ۷ یہ زندگانی ایسی باتوں کو شامل کرتی ہے جو حضرت کے مکار اور فریبی ہونے کو بالکل ثابت کرتی ہے -

صہ ۱۵ حضرت کی تکلیفوں سے بھی اون کا مکر و فریب ثابت ہوتا ہے -

صہ ۲۲ محمد صاحب تو جاہل آدمی تھے -

صہ ۲۳ قرآن خود گمراہ ہے اور گمراہ کرنے والا ہے -

تفتیش الاسلام مصنفہ پادری راجرس

صہ ۵۶ یہ سب محمد کی بناوٹ اور گھڑت ہے - وہ (آنحضرت) ایک نفس پرست آدمی تھا -

صہ ۶۰ - محمد ایک شہوت پرست آدمی تھا - جو اپنی نفسانی خواہش پوری کرنے کے لئے مصنوعی آیت پیش کر کے اس کو خدا کی طرف منسوب کرتا ہے"

صہ ۹۰ یہ محمد کی بناوٹی اور بے ہودہ گوئی ہے"

صہ ۹۷ اُس کے (آنحضرت) سارے کاموں میں عیاری ظاہر ہوتی ہے - محمد میں تعصب اور مکاری دونوں باتیں کسی قدر پائی جاتی ہیں .. .. .. ساتھ اس کے ایک یہ دغا خود غرض دل - حقیقت میں اس کی گفتار اور رفتار اور عمر کے ساتھ بدی میں بڑھ گئی - نبی بغیر معجزوں کے - ایمان بغیر بھیدوں کے - اور اخلاق بغیر محبت کے جس نے خونریزی کے شوق کو ترغیب دیا - اور جس کی ابتدا اور انتہا بے حد شہوت پرستی کے ساتھ ختم ہوئی"

اسلام اور بانئ اسلام کے متعلق: متعدد عیسائیوں کی تصانیف - دل آزار - غلط اور حقارت آمیز کلمات اور مضامین سے پُر ہیں کہ ان سب کا خلاصہ بھی کئی جلدوں کی کتاب میں بمشکل ختم ہو - اختصاراً نہایت ہی مختصر الفاظ بطور نمونہ کے یہاں لکھے گئے ہیں ✤

رحمانی جنتری سنہ ۱۹۱۴ء

مرتبہ سید فضل الرحمن صاحب سوداگر۔ ہیجراں محل دکان ۱۵۱ شہر کانپور۔ علاوہ تاریخوں اور جنتری کی بہت سی ضروری باتوں کے اور بھی مفید اور دلچسپ مضامین سے اس جنتری کو آراستہ کیا گیا ہے۔ جنگ بلقان کی تصاویر بھی دیگئی ہیں۔ سید صاحب موصوف سے ملسکتی ہے۔ قیمت درج نہیں ہے ؂

الاسلام

تائید اسلام میں ایک رسالہ ہے۔ جو سندھی زبان میں کراچی سے نکلنا شروع ہوا ہے۔ تائید اسلام میں مضامین خوب مدلل ہیں۔ سندھی زبان سمجھنے والوں کو چاہیئے۔ کہ اس رسالہ کی اشاعت میں بہت امداد کریں۔ قیمت بھی تھوڑی ہے۔ صرف ایک روپیہ آٹھ آنہ سالانہ (عہ۱ر) ۔ ملنے کا پتہ :۔

حکیم محمد حنیف ہاشمی صاحب۔ جونا مارکیٹ۔ کراچی ؂

وصولی چندہ

ہلال احمر کے وصولی چندہ کی رپورٹ متعلق سندھ مرتبہ حاجی عبداللہ ہارون صاحب آنریری سکرٹری ایک ضخیم رپورٹ ہے۔ شروع میں چندے کی ضرورت اور تحریک پر ایک مبسوط بحث ہے۔ اس کے بعد بہ ترتیب قوم نام بنام درج ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ سندھ کے معزز مسلمانوں نے بہت دلچسپی سے اس کام میں سعی کی ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے ؂

روزانہ کارڈ

حضرت خلیفۃ المسیح کی صحت کے متعلق روزانہ کارڈ لکھنے کی تجویز کی گئی ہے۔ دو پیسہ فی کارڈ کے حساب سے جتنے دن آپ چاہیں۔ ٹکٹ یا منی آرڈر بھیجکر روزانہ کارڈ منگوالیں ؂

محمد صادق۔ اڈیٹر بدر۔ قادیان۔ ضلع گورداسپور

صبح صادق

والیان ریاست بہاول پور کی تاریخ اور ریاست کے تمدنی اور پولیٹیکل حالات بالخصوص نواب سر صادق محمد خان صاحب بہادر کے سوانح دلچسپ پیرایہ میں لکھے ہیں۔ قیمت فی نسخہ ۸ ملنے کا پتہ :۔ کے۔ ایس۔ ایم۔ حفیظ الرحمان صاحب بہاولپور

رقیمۃ الوداد

کھلی چٹھی بنام آپ منتری صاحب وجملہ ممبران آریہ سماج امروہہ۔ منجانب مولوی حاجی ریاض الدین احمد صاحب۔ مسلم اسکول امروہہ۔ ضلع مراد آباد

قیمت ۲ر فی نسخہ ؂

روئداد انجمن اصلاح کمبوہاں امرتسر

اس انجمن کے تیسرے سالانہ اجلاس کی رپورٹ جس پر تقریروں کے علاوہ انجمن کی آمد و خرچ کی تفصیل اور انجمن کے مفید کاموں کا بیان ہے چندہ دہندہ اور معاونین کی فہرست بھی ہے۔ انجمن کے ممبروں کے سوائے دوسروں کو ار فی نسخہ پر ملسکتی ہے

ملنے کا پتہ :۔ سکرٹری انجمن اصلاح کمبوہاں امرتسر ؂

جام جہان نما

مصنفہ و مولفہ حکیم بھگت رام صاحب ایڈیٹر رسالہ راہنما۔ بہت ہی دلچسپ اور عام فائدے کی کتاب ہے۔ تمام علوم کی تعریف اور تھوڑا تھوڑا ذکر ہے۔ ایک مختصر سا انسکلوپیڈیا ہے ایشیاء کی بہت سی زبانوں کے فقرات۔ مختصر بول چال کے بھی بمعہ ترجمہ اردو درج کئے ہیں۔ خوب مجموعہ ہے۔ قیمت ۸ر فی نسخہ۔ ملنے کا پتہ :۔

مینیجر کارخانہ چندر گپت اوشدھالیہ ۵ ٹوہانہ ایس۔ پی ریلوے

دیسی کلنڈر

انگریزی میں تو کلنڈر رہا ہی کرتے ہیں۔ مگر امرتسر کے ایک تاجر نے ایک ایسا کلنڈر چھاپا ہے۔ جس میں سنہائے عیسوی ہجری بکرمی۔ شدی بدی سب درج ہیں۔ ایک مہینہ ایک صفحہ پر اہل ہند کو اس کی قدر کرنی چاہیئے۔ قیمت صرف ۲ پائی فی نسخہ ہے۔ ملنے کا پتہ :۔

نیاز علیخان اینڈ سنز۔ تاجران کتب۔ ہال بازار۔ امرتسر

جوابات عشرہ سوالات حصہ سوم مباحثہ مونگھیر

جس میں علمائے بہار کے دس اعتراضوں کے مکمل و مفصل جوابات اور وفات مسیح کے زبردست دلائل اور الدجال وغیرہ کی حقیقت اور سیدنا مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوۃ والسلام کی صداقت کا بیّن ثبوت ہے۔ قیمت ۸ر فی نسخہ ؂ ملنے کا پتہ :۔

مولوی میر قاسم علی صاحب۔ ایڈیٹر اخبار الحق۔ پھول کی منڈی۔ تراہا بیرم خان دہلی

آنکھوں کی بیماریوں کا نہایت عجیب و غریب علاج

سرمۂ فیروزی

سرمے تو بے شک دنیا میں بہت قسم کے بن رہے ہیں۔ لیکن یہ سرمہ اپنے فوائد اور تاثیرات میں بے مثل ہے۔ نہ کسی کی مذمت کرنا ہمارا مقصود ہے۔ اور نہ کسی کی بیجا تعریف کر کے بڑھا کر دکھانا ایمانداری ہے۔ یہ سرمہ خدا کی ایک نعمت ہے اور سالہا سال جنگلوں میں پھرنے کے بعد بڑی مشکلات سے اس کی اجزاء حاصل ہوئی ہیں۔ پانچ چھ سال سے اس کو طیار کر کے پبلک میں دے رہا ہوں۔ اور ہر طرف سے اس کے بے نظیر فواید کا بڑے تپاک سے اعتراف ہو رہا ہے۔ بے شمار سرٹیفکیٹ موجود ہیں۔ جو طلب کرنے پر بھیجے جا سکتے ہیں۔

یہ سرمہ

طالب علموں۔ علمی کام کرنے والوں کی آنکھوں کا باڈی گارڈ ہے۔ ہر روزہ استعمال سے آنکھوں کی بینائی قایم رہتی ہے۔ اور کمزوری پیدا کرنے والے صدمات سے حفاظت رہتی ہے اور بڑھاپے تک نظر برابر درست رہتی ہے اور کسی اندرونی مرض میں آنکھ مبتلا نہیں ہوتی۔ اگر عینک کی عادت ہو تو تھوڑے عرصے کے استعمال سے اس کی ضرورت نہیں رہتی۔

آنکھوں سے پانی بہنا۔ خارش۔ جلن۔ سرخی۔ دھند۔ غبار جالا۔ اور ناخنہ کو دور کرتا ہے۔

تجربہ سب سے بہتر ہے۔ آپ اس کو منگائیں اور استعمال کریں۔ قیمت میں بھی بہت رعایت رکھی گئی ہے۔

قیمت فی تولہ دو روپے (۲عار)

المشتہر

حکیم فیروز الدین۔ کھجور گلی متصل مکان مولوی فضل دین صاحب پلیڈر۔ اندرون اکبری دروازہ لاہور

مکمل نوٹ درس قرآن شریف

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہٖ جو روزانہ درس قرآن شریف کا دیا کرتے ہیں اس کے ایک دور کے نوٹ الحمد شریف سے لے کر سورہ والناس تک جو اخبار بدر کے ساتھ آہستہ آہستہ تین سال میں چھپ کے مکمل ہوئے ہیں۔ حقایق و معارف کا بڑا بھاری ذخیرہ ہے۔ قیمت مبلغ پانچ روپے فی نسخہ۔ تھوڑے سے نسخے باقی ہیں احباب منگالیں ؂ مینیجر اخبار بدر۔ قادیان ضلع گورداسپور ؂

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہٗ ونصلے علےٰ رسولہ الکریم

پراسپکٹس

ہر قسم کی حمد اوسی خالق حقیقی کی ہے جس نے تمام عالم بنایا اور بے شمار درود اور صلوٰۃ اس کے پیارے رسول حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کے خلفاء اور اتباع اور اہل وعیال اور مسیح آخر زمان اور اس کے جانشین پر ہو۔ امابعد اللہ تعالےٰ کے فضل کے بھروسے پر یہ کمپنی اون اغراض کے لئے قائم کیگئی ہے۔ جن کی اہل سلسلہ احمدیہ کو بہت ضرورت تھی۔ اس کی منظوری حضرت صاحبزادہ میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب سے لیگئی ہے اغراض نیچے لکھی جاتی ہیں۔ اور دُعا کی جاتی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ اسے تمام شرکاء کے لئے برکات اور دینی دنیوی کامیابیوں کا موجب بنادے۔ اس کمپنی کے قواعد وضوابط حسب ذیل ہیں:۔

قواعد وضوابط

۱۔ اس کمپنی کا نام دی احمدیہ بلڈنگ کمپنی لمیٹڈ قادیان ہوگا۔

۲۔ اس کمپنی کا صدر دفتر بمقام قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب ہوگا۔

۳۔ اس کمپنی کے اغراض ومقاصد حسب ذیل ہونگے:۔

(الف) ہر قسم کے مکان تجارتی اور دیگر اغراض کے لئے تعمیر کرنا
(ب) ہر قسم کے مکانات واراضیات ومصالحہ عمارت کی خرید وفروخت کرنا۔
(ج) ہر قسم کے مصالحہ وسامان عمارتی از قسم خشت۔ چونہ۔ لکڑی اور لوہا وغیرہ طیار کرانا اور خرید وفروخت کرنا۔
(د) قصبہ قادیان کے قریب وجوار میں ایک احمدیہ بستی بنانا۔
(ہ) طیار شدہ یا خرید کردہ مکانات کو کرایہ پر دینا۔
(و) کمپنی کے فنڈ کو کسی تجارت میں لگانا۔
(ز) باربرداری اور آمد ورفت کی سہولتوں کا انتظام کرنا

(۴) اس کمپنی کا سرمایہ منقسم بر حصص ہے۔ فی حصہ قیمتی یک صد روپیہ واجب الادا بطریق ذیل ہوگا:

مبلغ للعہ فی حصہ۔ واجب الادا ہمراہ درخواست خرید حصص
" للعہ " ۔ بعد منظوری درخواست مذکورہ بالا
" للعہ " ۔ بذریعہ اقساط جو دس روپے سے کم نہ ہوگی۔ اور ہر ایک قسط کے مطالبہ کیلئے ایک ماہ پیشتر اطلاع دیجاوے گی۔

۵۔ ہر ایک شریک کی ذمہ داری محدود ہوگی۔

رعایتی قیمت*

میری یہاں ان کتابوں کا فقط ایک ایک نسخہ باقی رہ گیا ہے!

نام کتاب	زبان	اصلی قیمت	رعایتی
برہان الحق	اُردو	۳ر	۲ر
برق آسمانی	اُردو	۴ر	۳ر
بدر کامل	اُردو	۴ر	۳ر
فرزند علی	اُردو	۳ر	۲۰ر
جاپان اور اسلام	اُردو	۲ر	۱ر
سیار الخیالات	اُردو	۲۰ر	۲ر
توبۃ النصوح	اُردو	۶ر	۴ر
دعوت مسلم لیگ	اُردو	۱ر	۰ر
حیرت کی حیرانی ۱	اُردو	۵ر	۴ر
حیرت کی حیرانی ۲	اُردو	۴ر	۳ر
مباحثہ	اُردو	۱ر	۰ر
رپورٹ سالانہ ۱۹۰۸ء	اُردو	۳ر	۲ر
حقیقت کتاب اللہ	اُردو	۱ر	۰ر
ذکر ممدوح	اُردو	۸ر	۲ر
ہدایت نامہ	اُردو	۰ر	۰ر
تشحیذ ۱ جلد ۱	اُردو	۲ر	۰ر
شرح تعزیرات ہند	اُردو	۷ر	عصر ۸ر
شرح مجموعہ ضابطہ دیوانی	اُردو	۷ر	عصر ۸ر
صراط مستقیم	اُردو	۱ر	۰ر
ڈاکٹر رحمت علی	اُردو	۰ر	۰ر
سوال وجواب	اُردو	۱ر	۰ر
رپورٹ انجمن جموں	اُردو	۶ر	۳ر

نام کتاب	زبان	اصلی قیمت	رعایتی
واقعہ ناگزیر	اردو	۲ر	۱۰ر
تکمیل الوضو	اردو	۱ر	۰ر
تاثیر الصلوٰۃ	اُردو نظم	۰ر	۰ر
ہدیہ ثاقب	اُردو نظم	۲ر	۱۰ر
عقاید احمدیہ	اُردو	۲ر	۱۰ر
تحفہ بنارس	"	۴ر	۳ر
باغ بہار	پنجابی	۱ر	۰ر
فتوےٰ لاثانی	اُردو	۱۰ر	۱ر
دوسرے سالانہ جلسہ کی رویداد	"	۴ر	۳ر
ملفوظات محمد چٹو	اُردو	۲۰ر	۱۰ر
تحفہ شروان	اُردو	۳ر	۲ر
فرقان بین الحق والبطلان	اُردو	۲ر	۱۰ر
تفتیش اولیاء	اُردو	۴ر	۳ر
اشاعت القرآن	اُردو	۱ر	۰ر
نغمہ وادی	"	۱ر	۰ر
حدیقہ عابدی	اُردو نظم	۱ر	۰ر
انیسویں سالانہ جلسہ کی روئداد	اُردو	۸ر	۲ر
افحام الخصیم	اُردو	۳ر	۲ر
عمدۃ الخطاب	پنجابی	۱۰ر	۱ر
حقیقۃ الاسلام	اُردو فارسی [illegible]		
رسالہ تذکیر الاسلام			
ترجمہ تذکرۃ الصیام			
تذکرۃ المعاد		۱۲ر	۸ر
رسالہ تجہیز وتکفین			
رفاہ المسلمین			
مسائل تحدیل ارکان	اُردو	۱ر	۰ر
تفسیر احکامات	اُردو	۶ر	۱۲ر
ترجمان القرآن پارہ ۲۹ و ۳۰	"	عصر ۸ر	عصر ۴ر
بلاغ قوم عابدین	فارسی	۱۰ر	۱ر
شرح رقعات عالمگیر	"	۳ر	۲ر
تعلیم القرآن	عربی قاعدہ	۱ر	۰ر
صفوۃ المصادر	فارسی	۱ر	۰ر
گلستان	"	۸ر	۴ر
بوستان	"	عصر ۸ر	۱۲ر

ملنے کا پتہ:۔

عاجز محمد یامین احمدی تاجر کتب احمدی بازار قادیان۔